

شمس الاسلام

ماہنامہ



شمالی پنجاب میں تبلیغ اسلام کا مرکز
ماہنامہ مسجد بحیرہ پنجاب

تحت ادارہ

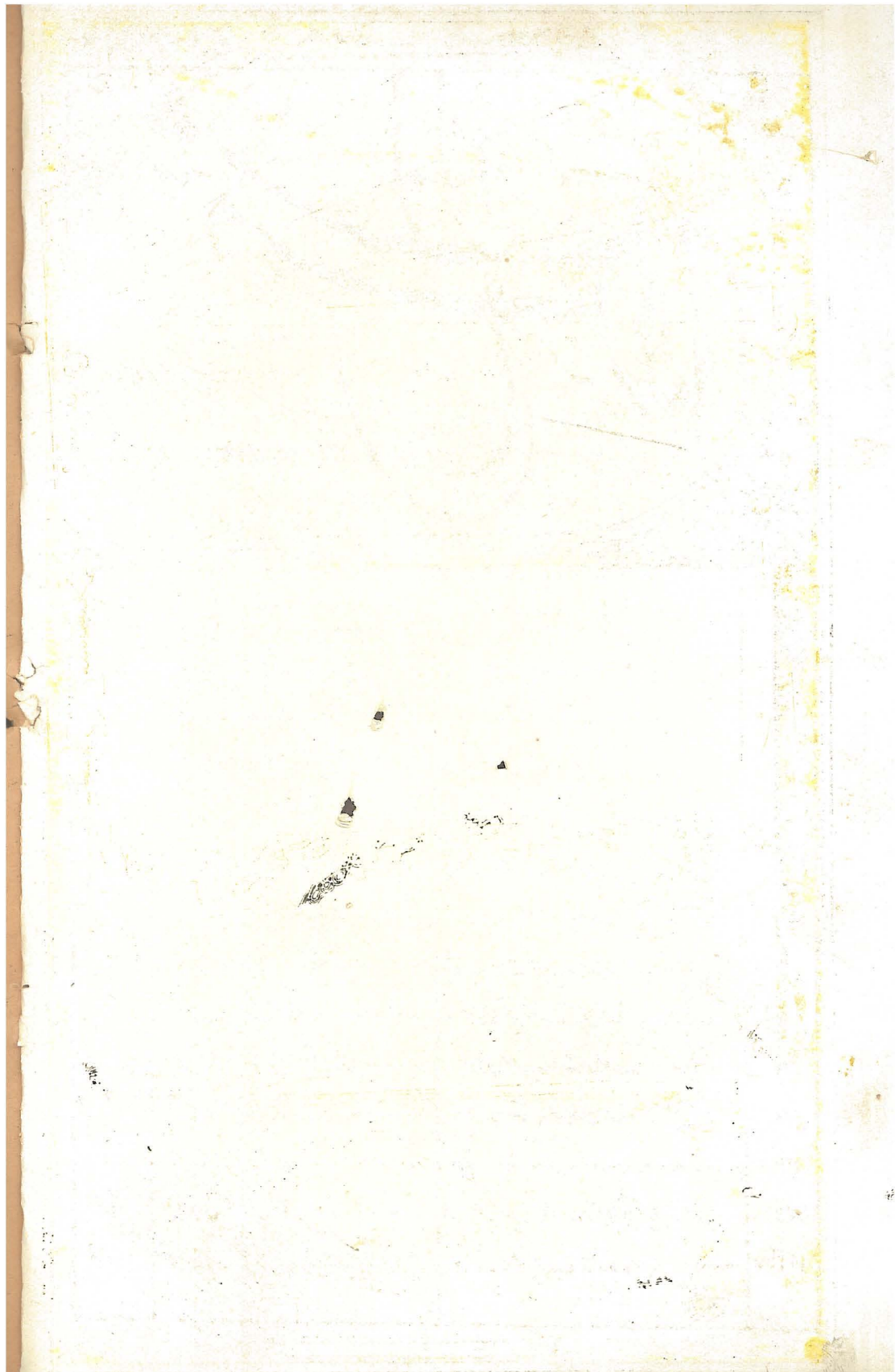
حضرت مولانا ظہور احمد صاحب بگوی

سالانہ چندہ

دیرپہ روپیہ

امیر حزب الانصار بحیرہ
پنجاب

ناایب مدیر
افتخار احمد بگوی



شماره ۸۶

مقام اشاعت

جامع مسجد بھیرہ (پنجاب)

فہرست شمار	فہرست	مضامین	صفحہ
۱	معارف قرآن، باب التفسیر	مدیر	۲
۲	باب الحدیث	..	۴
۳	فتاویٰ قاسمیہ تحقیق المسائل	حضرت مولانا غلام رسول صاحب قاسمی امرتسری مرحوم	۵
۴	تایخ و عبر (واللہ لعینکم من الناس)	(ماخوذ)	۶
۵	حرم نبوی	جناب مولانا سید ابواللیث محمد شاہ صاحب نقشبندی کلکتہ	۹
۶	دعا	جناب غلام حسین صاحب شاکر صدیقی	۱۲
۷	قرآن کا اعلان	جناب مولوی حبیب اللہ صاحب امرتسری	۱۳
۸	شیعوں کی فلک النجاة	.. مولانا محمد قطب الدین صاحب (رحمت)	۱۸
۹	حضرت عیسیٰ کا رفع اور آمد ثانی	.. مولوی حبیب اللہ صاحب امرتسری	۲۶
۱۰	قصیدہ مصمص فاروقی	.. خاتراہ غلام احمد خان صاحب نگلش منگوت	۲۷
۱۱	باب الاستفسار	مدیر	۳۳
۱۲	شیعوں کا عقیدہ امامت	مولانا ابوسعید صاحب بنی ایڈیٹر مدینہ بخود	۳۶
۱۳	فہرست داخل مجلس مرکزیہ حزب الانصار بھیرہ	محاسب دفتر حزب الانصار بھیرہ	۳۸ تا ۳۹

معارف قرآن

بَابُ التَّقْصِيرِ

وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۚ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَادْعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ ۚ أَمَّا حُرُوفُ النَّاسِ بِالْبَرِّ وَتَسْنُونَ أَنْفُسَكُمْ وَأَنْتُمْ تَتْلُونَ الْكِتَابَ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۚ وَاسْتَعِينُوا بِالصَّابِرِ وَالصَّلَاةِ وَإِنَّهَا لَكِنْدِرَةٌ إِلَّا عَلَى الْخَاشِعِينَ الَّذِينَ يَنْظُرُونَ أَنْفُسَهُمْ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمُ ۚ وَأَنْتُمْ إِلَيْهِ رَاغِبُونَ ۚ (پارہ اول - سورہ بقرہ رکوع ۵)

ترجمہ اور سچ میں جھوٹ نہ ملایا کرو اور سچ کو جان بوجھ کر چھپا کر دینا قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کیا کرو۔ اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کیا کرو کیا لوگوں کو تم نیک کام کا حکم کرتے ہو اور اپنی خبر نہیں رکھتے حالانکہ تم کتاب پڑھتے ہو پھر کیوں نہیں سوچتے ہو، صبر اور نماز سے مدد لیا کرو اور البتہ وہ بھاری ہے مگر جن کے قلوب میں خشوع ہے زان پر کچھ بھی دشوار نہیں) جن کو خیال ہے کہ وہ اپنے رب کے رو برو ہونے والے ہیں۔ اور یہ کہ ان کو اسی کی طرف دیکھا جائے۔ تفسیر یہود احکام الہیہ میں دو طرح کی تبدیلی کیا کرتے تھے ایک تو یہ کہ حق کو ظاہر ہی نہ ہونے دیتے تھے۔ یعنی کتمان سے کام لیتے تھے۔ دوسرے یہ کہ حق کے ظاہر ہوجانے کے بعد اس میں تاویلات سے کام لیکر یا اس میں اپنی طرف سے گھسٹاڑھا کر اور اپنی طرف سے کچھ ملا کر مطلب کو بگاڑ دیا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے کتمان اور تلبیس ہر دو سے منع فرمایا اور تقویٰ طہارت حاصل کرنے کیلئے نماز قائم کرنے زکوٰۃ کے ادا کرنے اور یا جماعت نماز پڑھنے کا ارشاد دیا تاکہ بدنی اور مالی عبادتوں سے عبودیت کا حق ادا کر سکو، نماز سے حب جاہ اور زکوٰۃ سے حب مال کم ہوگی۔ اور تواضع باطنی (یعنی رکوع) سے حدود وغیرہ میں کمی آئیگی۔ اس طرح ان امراض باطنی سے نجات حاصل کر سکو گے،

علاوہ ازیں یہود کی بے عملی کا ذکر فرمایا علمائے یہود حب جاہ و حب مال کی وجہ سے اسلام کو حق سمجھتے ہوئے بھی اسے قبول نہیں کرتے تھے۔ اور اپنے ان اقارب کو جو مسلمان ہو گئے تھے یہ کہتے تھے کہ اسی دین پر قائم رہو۔ کیونکہ یہ حق ہے اور از خود اسلام میں داخل نہ ہوتے تھے، اس لئے ارشاد ہوا کہ لوگوں کو نیکی کا راہ بتلاتے وقت اپنے آپ کو کیوں فراموش کر دیتے ہو حالانکہ کتاب توریت میں بے عمل و اعظ بننے سے تم کو ڈرایا گیا ہے تم اپنے کسر نفسوں کو مطیع کرنے کے لئے صبر اور نماز سے مدد لو، صبر کرنے سے حب مال میں کمی ہوگی، ضبط نفس حاصل ہوگا، ترک لذات سے خواہشات نفسانی میں کمی ہوگی، نماز پڑھنے سے حب جاہ میں کمی ہوگی، اور نماز صرف ان کے لئے دشوار ہے جو قیامت پر ایمان نہیں رکھتے جو لوگ قیامت پر ایمان رکھتے ہیں اپنے رب کے برابر میں حاضری کا یقین رکھتے ہیں۔ ان پر خشوع و مضوع کی

حالت طاری ہوتی ہے، رغبت اور رست کیوجہ سے ان پر نماز کی پابندی شاق نہیں گذرتی۔

قوائد، رب العالمین نے ان آیات میں یہودیوں کی حسب ذیل غرابیوں کا ذکر فرمایا ہے

تلبیس (یعنی حق کو باطل کے ساتھ ایسا ملا دینا کہ دونوں میں امتیاز کرنا مشکل ہو جائے) بعد حاضرہ کے دجالین بھی بذریعہ تلبیس (تلبیس ام یس) ام یس کو گمراہ کر رہے ہیں حق و باطل میں امتیاز کرنا بے حد دشوار امر ہے۔ کوئی بدی ایسی نہیں جس کا کوئی ظاہری پہلو مستحسن معلوم ہوتا ہو ظاہر بن ظاہر بن ظاہر بن ظاہر رکھتے ہیں، مگر حقیقت آشنا آنکھ سے اصل حقیقت اچھل نہیں ہو سکتی عوام الناس نے نیز راہوں کو مبلغ اسلام سمجھا مشرقی کو تنظیم کا داعی قرار دیا۔ اوشیوں کو محب اہل بیت سمجھا، مگر نیز راہوں کے کفریات مشرقی کے اتحاد و شیعہوں کے مذہب کی خرافات کو پہچان نہ سکے خود غرض لوگ احکام شرعیہ میں خلط ملط کر دیا کرتے ہیں۔ کہیں سہو کاتب تبادلیا کہیں مجاز کا بہانہ پیش کر دیا۔ کہیں مخدوف و مقدر کمال دیا۔

یہود نے بھی تورات کی آیات کو خلط ملط کر دیا تھا اور حق کو چھپانے کے لئے باطل کو اس میں ملا دیتے تھے اللہ تعالیٰ نے ان کو تلبیس سے منع فرمایا۔

یہود تو ان حرکات کے ترکیب ہوتے ہی تھے مگر بعد ازاں بنی اسرائیل نے روافض نے تلبیس میں کمال ہی کو پایا شیعوں کی معتبر کتاب بحر الانساب جلد اول صفحہ ۱۸۷ پر لکھا ہوا ہے۔

» چون رسول خدا بموضع غدیر خم رسید دیگر با جبرئیل پیامدور ابلاغ حکم این آیت میاورد یا ایہا الرسول

بلغ ما اتول الیک من رجات ان علیا مولی المؤمنین وان لم تفعل فما بخلت

رسالته واللہ یدعک من الناس ان اللہ لا یصدی القوم الکفرین چون این آیت میاید

دور ابلاغ این حکم چندین ناکید یافت »

کیا کوئی شیعہ اس آیت کو قرآن مجید میں لکھا سکتا ہے۔ یہی طریقہ علمائے بنی اسرائیل کا تھا جس کی بنا پر وہ خداوند کریم کے غضب کے مستحق قرار دئے گئے

۱) کتمان حق { یعنی حق بات کو چھپانا۔ اسلام کی صداقت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی تائید میں تورات کے احکام کو علمائے یہود ظاہر نہیں کرتے تھے۔ خداوند کریم تو قرآن مجید میں کتمان حق سے منع فرماتے ہیں مگر روئے زمین پر ایک ایسا مذہب بھی موجود ہے جس کی بنیادی کتمان پر ہے ملاحظہ ہو کتاب اصول کافی باب الکتمان،

» انکم علی دین من کتمہ اعزہ اللہ ومن اذاعہ ازلہ اللہ ثم ایسے دین پر ہو کہ جو اس کو چھپا بیگا اللہ اس کو عزت دے دے اور جو اس کو ظاہر کرے گا اللہ اس کو ذلیل کرے گا۔

(۳) نماز ادا نہ کرنا۔ جو لوگ نماز ادا نہیں کرتے ان کے دل سے حب جاہ و ور نہیں ہو سکتی۔

۴) زکوٰۃ کی ادائیگی سے پہلو ہٹ کرنا۔

(۵) جماعت کے ساتھ نماز کی پابندی نہ کرنا۔ یہودی جماعت کے ساتھ نماز کی پابندی نہ تھی۔
 (۶) واعظ کا بے عمل ہونا۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ بے عمل و غفلت نہ کرے بلکہ اس میں واعظ کو باعمل ہونے کی ہدایت کی گئی ہے فاسق بھی دین کے کسی امر کی تبلیغ کر سکتا ہے شریعت میں منع نہیں ہے نیز آج کل کے آل رسول کہلانے والوں کی طرح بنی اسرائیل بھی پیغمبرِ اِدا کی گھنڈ میں دو سوں کو احکام شریعت کی پابندی کا حکم دیا کرتے تھے اور اپنے آپ کو مستثنیٰ سمجھتے تھے،
 (۷) عبادت میں خشوع و خضوع سے کام نہ لینا۔ جن کے دل میں خشوع نہ ہو ان پر نماز ایک بار ہو ہی ہو نہ وقت کی پابندی ان سے ہو سکتی ہے نہ رکوع و سجود کیلئے ان کو وقت ملتا ہے اور نہ ایسی نماز سے ان کو کوئی فائدہ ہوتا ہے، ان رشتہ خرابیوں سے بختب رہنے کا امر فرما کر امت مسلمہ کو جلا با مقصود تھا کہ خبردار ان خرابیوں میں مبتلا نہ ہونا، ورنہ یہودی کی طرح تم بھی میرے انعام و اکرام سے محروم ہو جاؤ گے۔

تحقیق المسائل فتاویٰ قاسمیہ

کتاب المفقود

سوال { ایک شخص عرصہ ۱۵ سال سے کسی جنگ کے موقع پر یٹن میں بھرتی ہو کر حبش یا برما کی لام میں مفقود ہوا۔ وہاں کئی دفعہ لڑائیاں ہوئیں اس عرصہ میں اس کی کوئی خبر نہیں ملی۔ پس کیا شرعاً اس کی بیوی سی دوسرے شخص کے ساتھ نکاح کر سکتی ہے؟

جواب { اس صورت میں بالفاق جمہور ائمہ رحمہم کی موت کا حکم دیا جائیگا۔ اور اس کی زوجہ کو حسب فتویٰ ائمہ بعد انقضائے عدت (چار ماہ دس دن) دوسرے شخص کے ساتھ نکاح کرنا درست ہے۔ عدت اسی دن ہو شروع ہوگی جس دن اس کو نکاح ثانی کے جواز کا فتویٰ ملا کیونکہ صرف بلحاظ مذکور ہی نکاح مرتفع نہیں ہوتا بلکہ قضائے قاضی سے اور جہاں قاضی نہ ہو وہاں مفتی بمنزلہ قضائے قاضی ہوتا ہے، جیسا کہ کتب فقہ میں مذکور ہے اور صورتہ مسئلہ عنہا میں بالفاق ائمہ رحمہم اللہ مفقود کی موت کا حکم ثابت ہے :-

”اذا فقد فی المملکۃ فوتہ غالب فی حکم بہ کما اذا فقد فی وقت الملاقاة مع العدو او مع قطاع الطرق او سافر علی المرض الغالب ہلالہ او کان سفراً فی البحر وما مشبہ ذلک حکم بہوتہ لانه الغالب فی ہذہ الحالات (وقبیلہ قال) ثم نقل عن مفتی الحنابلۃ حکایتہ عن الشافعی ومحمد واذا المشہور عن مالک وابی حنیفہ وابی یوسف“ (رد المحتار کتاب المفقود)

حضرت علامہ مولانا مفتی پیر غلام رسول انحفی القاسمی الامر تسری (نور اللہ مرقدہ)

بَابُ الْحَدِيثِ

ابوسہرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نے فرمایا۔
جس رات کو مجھے معراج کے واسطے آسمان پر لے گئے
تو میں جس آسمان سے گذرا اسی پر میرا نام لکھا ہوا تھا کہ
محمد خدا کا رسول ہے۔ اور ابوبکر اس کا خلیفہ ہوگا۔

۱- عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم لیلة اسوی عراج بی الی
السماء ما مررت بسمااء الا وجدت اسمی
مکتوباً بمحمد رسول اللہ و ابوبکر الصدیق
خلقی (رواہ ابو یعلیٰ والطبرانی (ری الاوسط) وابن عساکر
والبحر بن غزفہ فی جزئہ المشورہ)

علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ فرمایا حضور صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ جس رات کو مجھے معراج کرایا گیا تو میں نے عرش
پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ابوبکر صدیق عمر الفاروق عثمان
ذوالنورین سب کا نام عرش پر لکھا ہوا دیکھا اسکو عساکر نے روایت کیا
ابی درداء رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ
جس رات کو مجھے معراج کرایا گیا تو میں نے ایک منبر کپڑے پر
عرش کے اوپر سپید نور سے لکھا ہوا دیکھا۔ محمد رسول
اللہ ابوبکر عثمان الفاروق۔

(۲) عن علی کرم اللہ وجہہ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لیلة اسوی بی مرأت علی
العرش مکتوباً لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ابوبکر
الصدیق عمر الفاروق عثمان ذوالنورین (ارخرج ابن کثیر)
(۳) عن ابی الدرداء عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال مرأت لیلة اسوی بی فی العرش فرندۃ
خضوعۃ فیہا مکتوب نبور ابیض لا الہ الا اللہ
محمد رسول اللہ ابوبکر الصدیق عمر الفاروق۔
(ارخرج الدارقطنی فی الافراد والخطیب وابن عساکر)

سودائے میسر { مولفہ حاجی حکیم ڈاکٹر محمد علی صاحب، اس رسالہ میں طبی دلائل اور مریض صاحب کی تحریرات
سے ثابت کیا گیا ہے کہ مریض غلام احمد قادیانی نہ بنی تھے۔ نہ مسیح نہ مجدد تھے۔ اور نہ ہی
ولی بلکہ مریض مایخولیا کے مریض تھے۔ ان کے کل الہامات اور دعائوی محض مریض مایخولیا کے باعث تھے۔ یہ
رسالہ اب دوبارہ مع اضافہ کے طبع ہوا ہے جس میں فاضل مولف نے میسرانیوں کی بعض تحریروں کا دندان شکن
جواب دیا ہے، قیمت ۵۰ روپے
ملنے کا پتہ لا
نیچر جریدہ شمس الاسلام بھیرہ (پنجاب)

تاکید علیہ وَاللّٰهُ لَيُعْصِمَنَّكَ مِنَ النَّاسِ

سلطان نورالدین شہید محمد بن زنگی رحمۃ اللہ علیہ کا شمار ان قدسی نفوس میں ہے۔ جو ایک عظیم الشان سلطنت کے فرمانروا ہونے کے باوجود فقیرانہ زندگی بسر کرتے تھے جن کی نظروں میں تو ناؤں اور ناؤنوں کی ایک حیثیت تھی جن کا بدل اپنے اور بیگانے مسلم اور مسیحی میں کسی قسم کا امتیاز روا نہ رکھتا تھا جن کو دیکھ کر خیر القرون کی جمیتی جاگتی تصویر نکلیں میں پھر جاتی تھی اسلام کے اس بطل حریت کا ذکر کہیں نے ان الفاظ میں نقل کیا ہے۔

”زنگی کے نامور بیٹے نورالدین کی سہکناہ قابلیت نے دمشق کی حکومت کو حلب کے ساتھ ملا کر شام کی میلیمی طاقتوں کا سامنا سال تک مقابلہ کیا اور ہر حرکت میں اپنے حریفوں کو رک دیکر اس نے بتدریج اپنی قلمرو کی حدود کو دجلہ سے لیکر نیل کے ساحلوں تک وسیع کر دیا جو لاطینی مسیحی بھی نہ صرف اپنے اس دشمن جاں ستاں کی دانشمندی اور شجاعت، بلکہ اس کے عدل و انصاف اور زہد و اتقا کا اعتراف کرنے پر مجبور تھے۔ اپنی روزمرہ کی زندگی اور اپنی سلطنت کے نظم و نسق میں اس مجاہد اعظم نے خلفائے راشدین (رضوان اللہ علیہم اجمعین) کے اسلامی جوش اور سادگی کو تازہ کر دیا اسکے محل میں سیم زرور اور دیا و حیر کے لئے کوئی جگہ نہ تھی۔ اس کی مملکت کے طول و عرض میں مادہ کش شراب کی ایک ایک بوتل کو ترستے تھے، شاہی خزانہ رعایا کی ضروریات کیلئے وقف تھا اس کے گھر کا غریبانہ خرچ مال غنیمت کے اس حصہ میں سے پورا ہوتا تھا جو اسلامی فوج کے دوسرے سپاہیوں کی طرح جائز مقدار میں اس کے ہاتھ لگتا تھا۔ ایک دفعہ اس کی چیتی ملکہ نے ٹھٹھی سانس لیکر تنگی خرچ کی شکایت کی۔ نورالدین نے جواب دیا۔ کہ بانو! افسوس ہے نہاری خواہش پوری نہیں ہو سکتی، خدا کا خوف بیت المال کی طرف میرا ہاتھ بڑھنے نہیں دیتا یہ مسلمانوں کا مال ہے میں صرف اس کا امین ہوں۔ اور اس میں سے ایک درم کا بھی مستحق نہیں۔ البتہ جس میں میری تین دوکانیں موجود ہیں ان پر نہیں اختیار ہے۔ انہیں بیچ دو۔ الو۔ یا ان کے کرایہ سے اپنی ضروریات پوری کر لو۔

نورالدین کا ایوان عدالت زبردستوں کی ہدایت گاہ اور زیر دستوں کی جائے پناہ تھا۔ سلطان کی وفات کے بعد یہ نقشہ بدل گیا، اور دمشق کی گلیوں میں ایک مظلوم رو رو کر نکارتا ہوا سنا گیا۔ کہ اے نورالدین تو کہاں ہے خاک سے اٹھ اور ہم ستم زدوں کی فریاد سن۔ رنگین تاریخ زوال و برباد دولت روماجلد ششم ص ۱۱

شہید کا ذکر ہے کہ ایک مرتبہ حضور سرور کائنات (ربا بٹا ہوا امانتا) سلطان نورالدین کو متواتر تین رات خواب میں نظر آئے، ہر دفعہ دو شخصیتوں کی طرف اشارہ فرماتے تھے۔ اور سلطان کو حکم دیتے تھے کہ مجھے ان کے شر سے بچا ازب کہ عالم رویا میں کوئی طاغوتی طاقت حضور ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل اختیار کرنے پر قادر نہیں ہو۔ یہ

خواب از قبیل اعتناہ احلام نہیں بلکہ منجملہ روئے صادق تھا، سلطان کی فراست ایمانی نے اسے یقین دلایا۔ کہ مدینہ منورہ میں ضرور کوئی نہ کوئی واقعہ فاجعہ ایسا ظہور پذیر ہوئے جس سے آقائے دو جہان کی روح مبارک متفرق رہے تیسری بار جب حضور تشریف لائے تو پہر رات باقی تھی۔ سلطان اسی وقت بستر سے اٹھا اور بہت سا خزانہ ہمراہ لے کر بیس مقرران دولت کے ساتھ دمشق سے مدینہ طیبہ کی طرف روانہ ہو گیا۔

سولہ دن کے سفر کے بعد مدینہ طیبہ پہنچ کر سلطان نے خزانہ کا منہ کھول دیا۔ اور منادی کرادی کہ اہل مدینہ پر آج درہم و درہم کی بارش ہوگی ہر چھوٹا بڑا اس خبر کے سنتے ہی بارگاہ سلطانی کی طرف دوڑ پڑا۔ ہر شخص باری باری سے بار بار ہوتا تھا، اور انعام و اکرام سے مالا مال ہو کر رخصت ہو جاتا تھا۔ اسی طرح سارا شہر سلطان کی نظر سے گزر گیا۔ مگر وہ دو موزی جو خواب میں دکھائی دئے تھے اور جن کا حلیہ پتھر کی لکیر کی طرح سلطان کے دماغ پر نقش تھا، نظر نہ آئے۔ آخر سلطان نے روضہ نبوی کے بعض خدام سے دریافت فرمایا کہ کوئی ایسا شخص تو باقی نہیں رہا جو انعام لینے نہ آیا ہو انہوں نے عرض کیا کہ اور تو سب لوگ حاضر ہو چکے ہیں۔ دو خدا رسیدہ برگ نہیں آئے جو مغرب کے رہنے والے ہیں۔ اور دن درآ عبادت میں مشغول رہنے کے باعث کسی سے نہیں ملتے۔ سلطان نے حکم دیا کہ دونوں کو ابھی اسی وقت حاضر کیا جائے۔

کچھ دیر کے بعد سلطان کے سامنے دو آدمی لائے گئے۔ سلطان نے آنکھ اٹھا کر دیکھا۔ اور ایک نظر میں پہچان لیا کہ یہ وہی شخص ہیں جن کی طرف حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں اشارہ فرمایا تھا۔ پوچھا کہ تم کہاں جتے ہو؟ کہنے لگے کہ روضہ مطہرہ کے مغرب کی جانب مسجد کی دیوار سے ملا ہوا ایک ویران سا مکان ہے ہم اسی میں رہتے سلطان نے انہیں تو وہیں چھوڑا اور خود میدان اس مکان میں پہنچا مکان میں داخل ہو کر اس نے ہر طرف محاسبانہ نگاہ ڈالی مکان کا سامان مختصر تھا۔ مگر جس قدر تھا زبان حال سے مکینوں کے زبد و ورع کی شہادت دے رہا تھا۔ طاق پر قرآن مجید رکھا ہوا تھا۔ اس کے علاوہ کچھ اور کتابیں بھی تھیں جن کے مضامین نپید و موعظت سے ملو تھے ایک کونے میں فقرا و مساکین میں تقسیم کرنے کی غرض سے رسد کا ایک ڈھیر لگا ہوا تھا ان میں سے کوئی چیز بچائے خود قابل اعتراض نہ تھی، سلطان حیران تھا کہ اب کیا کرے آخر اسی قدسی جذبہ سے جو اسے دمشق سے کشاکش کشاں مدینہ طیبہ لایا تھا اس کا ماتہ بورئے کی طرف بڑھا۔ کہ دیکھے تو سہی اس کے نیچے کیا ہے بورئے کا اٹھنا تھا کہ ایک خوفناک حقیقت کا انکشاف ہوا۔ ان ملعونوں نے جن کے تقدس کا گھر گھر چپا تھا ایک نقب لگا رکھی تھی جس کا مندرجہ نبوی کی طرف تھا اسی کے پاس ایک گڑھا تھا جس میں کھدی ہوئی مٹی بھری جاتی تھی۔ اور جب رات ہوتی تھی۔ تو دونوں نقب زن اس مٹی کو تھیلوں میں بھر بھر بیع کے میدان میں ڈال آتے تھے۔

سلطان نے ان دونوں خبیثوں کو موقع پر طلب کر کے غضبناک لہجہ میں پوچھا کہ سچ سچ بتاؤ تم کون ہو؟ اور یہ حرکت تم نے کیوں کی؟

پہلے تو انہوں نے وہی تباہی باتیں شروع کیں جب شکنجہ عقوبت میں کھینچے گئے اور موت سر پر بند لاتی دیکھی تو اس خیال سے کہ اب اخلائے حال بے سود ہونے لڑبو کہو بولے کہ ہم نصرانی ہیں، ہماری قوم نے ہمیں اس مقدس خدمت پر مامور کیا تھا کہ مرا قشعی حاجیوں کے بھیس میں مدینہ والوں کی آنکھ میں خاک جھونکتے ہوئے سیندھ لگا کر تھکے چھوٹے پیغمبر کی قبر تک جا پہنچیں اور اس کی لاش کو بے آبرو کریں ہمارا کام ختم ہو ہی چکا تھا۔ اب نقب قبر تک پہنچ گئی تھی کہ دفعتہ آسمان پر بادل گر جا، جھکڑ چلنا شروع ہوا زلزلہ آیا۔ اور اس کے بعد ہم آ پہنچے۔

سلطان کی اس وقت عجیب حالت تھی، قلب المٹ گیا اور جگر پانی پانی ہو کر آنکھوں میں آ گیا۔ اتنا روکا ڈار ڈھی آنسوؤں سے تر ہو گئی۔ پھر سراپا جلال ہو کر اٹھا۔ اور تلوار کھینچ کر نقب ہی کے کنارے دونوں ملاعنہ کی گردن اڑادی۔ اور ان کی ناپاک لاشیں آگ کے دہکتے ہوئے الاؤ میں ڈلوادیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب میں گستاخی کرنے والوں کا یہی حشر ہونا چاہیئے۔ اس کے بعد سلطان کے حکم سے حجرہ نبوی کے گرد اگر ایک عین خندق کھودی گئی۔ جسے پگھلے ہوئے سیسے سے پاٹ دیا گیا۔ تاکہ پھر کبھی کسی خبیث نقب زن کا گستاخ یا تھہ حضور سرور عالم کی آرام گاہ تک نہ پہنچ سکے۔

اس واقعہ کو پیش آئے سات سو تالیس سال گزر چکے ہیں اس وقت دمشق کے زیر نگین تھا اور چند سال بعد صلاح الدین ایوبی کا مقدس ہاتھ بیت المقدس کی بلندیوں پر اسلام کا علم از سر نو نصب کرنے والا تھا حرمین الشریفین کی صرمت پر کٹ مرنے کیلئے لاکھوں تیغ بکف مجاہد بیتاب تھے صلیب پرستوں کی مجال نہ تھی۔ کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھ سکیں۔ تسخیر حجاز کا گستاخانہ غم ریحنا لڈی شامان کی زبان سے اچھی طرح ادا بھی نہ ہونے پایا تھا کہ نور الدین زنگی کی کفر سوز تلوار کی طرح صلاح الدین ایوبی کی شمشیر خون آشام صاعقہ تفر ودا و الجلال بن کراسی کی گردن پر پڑی (ماخوذ)

پھر نہ کہنا ہمیں خبر نہ ہوئی

جریدہ شمس الاسلام کو جو صاحب زندہ دیکھنا چاہتے ہیں۔ بہت جلد نئے خریدار پیدا کر کے ان کے چنڈہ کی رقوم بندوبستی آرڈر بھیجوا دیں، جریدہ کی موجودہ مالی حالت ایسی نازک صورت اختیار کر چکی ہے۔ کہ اس کے بقا کے لئے موثر جدوجہد درکار ہے ایک ماہ کے اندر کم از کم دو سو جدید خریداروں کا فراہم ہو جانا ضروری ہے، جملہ مدار و ان ملت کی خدمت میں التماس ہے کہ تابل سے کام نہ لیں۔ اور فوری اعانت سے کام لے کر شمس الاسلام کو زندہ رکھنے کی جدوجہد میں حصہ لیں جن احباب کے ذمہ چنڈہ کی رقوم واجب الادا ہوں۔ یا جن کی میعاد خریداری ختم ہو چکی ہو، وہ بہت جلد چنڈہ کی رقوم بندوبستی آرڈر ارسال فرمائیں۔ (ملینچرا)

حرم نبوی

ان فلت یا سر یح الصبا امضا الحبیت الحرم
بلغ سلامی روضۃ فیہا الذبی المختتم

(از مولانا سید ابواللیث مدظلہ العالی)

آج سے چند سال پہلے وہ زمین کے تمام مسلمانوں کو یہ ناز تھا کہ اگرچہ دنیا میں بیشمار مذاہب موجود ہیں، لیکن کوئی مذہب اپنے بانی مذہب کی وہ یادگاریں پیش نہیں کر سکتا ہے جو اسلام اپنے بانی و پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق پیش کر سکتا ہے۔ مولانا طہر سے لیکر مدفن اقدس تک مسیعوں یادگاریں اپنی زندگی کی زندہ علامت تھیں۔ مگر وہ حکومت سعودیہ نے اکثر آثار متبرکہ کو بالکل نیست و نابود کر دیا۔ اور لے دے کر صرف مدفن اقدس کو باقی رہنے دیا جو مدینہ منورہ میں واقع ہے۔ حقیقت یہی وہ متبرکہ شہر ہے جہاں اسلام نے نشوونما اور ترقی حاصل کی، پیغمبر اسلام کا دار الحکومت مسکن رما اور خلفاء راشدین کا دار الخلافہ بھی یہی تھا۔ اسی شہر میں وہ عبادت گاہ اور وہ مقدس و متبرکہ مسجد ہے جو اسلام میں سب سے پہلے تعمیر ہوئی اور جسکی تعمیر میں صحابہ کے ساتھ سید الکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم بذات خود شریک تھے اور جس کے ایک حصہ کو سروضۃ من ریاض الجنۃ کا خطاب رسالتاب کی جناب سے حاصل ہوا اسی کے ایک گوشہ میں حضور پر نور کا روضہ اقدس ہے اور حضرت فاطمہ زہرا، صدیق اکبر، اور فاروق اعظم بھی یہیں مدفون ہیں۔ اس تمام مجموعہ کو ”حرم نبوی“ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ ہر سال لاکھوں مسلمان مدینہ منورہ پہونچ کر حرم نبوی کی زیارت سے مشرف ہوتے ہیں۔ مگر ان میں بہت کم ایسے ہونگے جنہیں اس کی تاریخی پہلو سے واقفیت ہو۔ یا کم از کم ترکی حکومت تک اس کے حالات کیا تھے، اسی کی جستجو ہو۔ اس ضرورت کو محسوس کر کے محمد علی بیگ کے سفرنامہ رحلت حجازیہ کا اقتباس (جس کا ترجمہ بھی ایک مرتبہ شائع ہوا تھا) اقتدر ضرورت یہاں نقل کیا جاتا ہے۔

موجودہ حرم شریف مسجد نبوی، حضرت عائشہ کا مکان، دیگر ازواج مطہرات کے مکانات اور مابوہ کے اضافہ پر مشتمل ہے۔ آنحضرت کے زمانہ میں ازواج مطہرات اور صحابہ کرام صلی اللہ علیہ وسلم کے مکانات مسجد کے چاروں طرف بنے ہوئے تھے۔ آپ کے ازواج مطہرات کے مکانات حرم شریف کے شرقی حصہ میں جنوبی جانب تھے مسجد نبوی اور ان کے مکانوں کے درمیان پانچ گز کا فاصلہ راستہ واقع تھا

حضرت ابوالوہب انصاری اور حضرت عثمان کے مکانات مشرقی سمت میں تھے۔ ان دونوں مکانوں کی صورتیں جیسی کہ ابتدائے اسلام میں تھیں، اگرچہ بدل گئی ہیں لیکن وہ اب تک موجود ہیں۔ حضرت عثمان کے مکان کے ایک کمرہ

میں جو حرم شریف کے مقابل ہے بیرونی طرف ایک کتبہ لگا ہوا ہے جس پر مقتل عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ لکھا ہے۔ شیخ الحرم عموماً اسی مکان میں سکونت پذیر رہا کرتے ہیں۔

آل عمر کے مکانات مسجد کی جنوبی سمت میں تھے اور بطور علامت اب تک ایک باغ حجرہ شریف کے سامنے حرم سے بالکل متصل موجود ہے جو قبلہ کی سمت میں ہونے کے باعث حرم کے اندر شامل کر لیا گیا ہے۔ اس باغ میں ایک دروازہ ہے جس کے بیرونی رخ پر ”دیوار آل عمر“ لکھا ہوا ہے ان مکانوں کے جو ابیں مغرب کی طرف آنحضرت کے عم مکرم حضرت عباس کا مکان تھا۔ اسکے بعد مروان بن حکم کا مکان تھا۔ اور حضرت علی کا مکان باب السلام کے راستے جانب تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق کا مکان مسجد کے چھم طرف تھا اور اس کے چاروں طرف شمالی جانب باب الرحمتہ تک حضرت عبدالرحمن بن عوف کا مکان تھا ان تمام مکانوں کے دروازے مسجد میں واقع تھے۔ آنحضرت نے سب

سمجھا کہ مسجد عام رہے نہ جو چاہا پھر ارشاد ہوا کہ اب یقین فی المسجد خوۃ الا خوۃ ابی بکو یعنی مسجد میں سوائے ابوبکر کے دروازہ کے اور کسی کا دروازہ نہ رہنے پائے اس وقت سے تمام دروازے بند کر دیے گئے۔ البتہ حضرت ابوبکر رضہ کا دروازہ باقی رہا۔ چنانچہ اب بھی ایک چھوٹا سا دروازہ باب الملام کے شمال میں مقصورہ شریف کے سامنے موجود ہے جس پر ایک بڑا سا کتبہ لگا ہوا ہے اور مذکورہ بالا حدیث نہایت عمدہ اور خوشخط حروف میں لکھی ہوئی ہے سب سے پہلے حضرت عمر بن خطاب نے مسجد نبوی کی عمارت میں تجدیدی اس کی دیواریں دوبارہ بنائیں، اور اس کے بعض ستونوں کو بدل دیا۔ اور کسی قدر صحن مسجد میں مسعت بھی پیدا کر دی آپ کے بعد حضرت عثمان نے جنوب کی طرف اضافہ کیا اور اس کو پتھر اور گچ سے تعمیر کیا ۱۸ھ میں ولید بن عبدالملک نے مدینہ منورہ کے عامل حضرت عمر بن عبدالعزیز کو اس کی تعمیر کا حکم دیا چنانچہ انہوں نے مسجد کو مشرق، مغرب اور جنوب کی طرف وسعت دی اور آنحضرت کے ازواج مطہرات کے مکانوں کو مسجد کے اندر شامل کر لیا نیز افان کے لئے چار منارہ تعمیر کئے اور اس کی زمین کو سنگ مرمر سے منفرش کیا، دیواروں کو زنگارنگ زیبائش سے آراستہ کیا چھت میں سونے کی چادریں لگائیں۔ اور سنگ مرمر کے ستون لگائے پھر ۱۹ھ میں مہدی عباسی نے اس میں اضافہ کیا اور اس کی عمارت نہایت خوبصورت بنائی۔

اس کے بعد خلیفہ ”متوعم“ نے اس کو تعمیر کیا پھر ”ظاہر میرس“ شاہ مصر نے اس میں افزائش کی اس کے بعد ۳۷۷ھ میں ”ناصر شاہ قلاؤن“ نے حجرہ شریف پر ایک قبة تعمیر کیا، اس سے پہلے قبة نہ تھا پھر ”اشرف“ برساتی شاہ مصر نے ۳۸۳ھ میں اس کی تعمیر کا فخر حاصل کیا، اس کے بعد ”انظاہر برقوق“ شاہ مصر نے ۳۸۵ھ میں اس کو پہلے سے زیادہ مستحکم اور خوبصورت بنایا ۳۸۶ھ میں مسجد پر ایک خوفناک بجلی گری جیسی اس سے پہلے نہ دیکھی تھی نہ آئی تھی۔ اور اس طرح چشم زدن میں صدیوں کی محنت و جانفشانی اور دنیا کی سب سے خوشنما اور خوبصورت عمارت تو وہ خاک ہو گئی، مگر یہ عجیب بات ہے کہ حجرہ شریف کو اس سے کوئی گزند نہ پہنچا بہر کیف اہل ماریں اس حادثہ سے ایک

قسم کی گھبراہٹ اور بے چینی پھیل گئی۔ اس واقعہ کی خبر جیسے ہی سلطان، قائمباتی، بادشاہ مصر کوئی اس نے فوراً اپنے عمال کو جو حرم کی تعمیر میں مصروف تھے حکم بھیجا کہ وہ لوگ اس کو چھوڑ کر مدینہ منورہ چلے جائیں، چنانچہ وہ لوگ امتثالاً لا الہ الا اللہ مدینہ منورہ کو منتقل ہو گئے اور نہایت قابل تعریف سمیت و جانفشانی سے دوبارہ حرم نبوی کی عمارت موجودہ صورت پر تعمیر کی جس کو ہم فن انجینیری کا بہترین نمونہ کہہ سکتے ہیں اور حجرہ شریف کو نہایت خوبصورت اور پر عظمت بنا دیا جیسا کہ اس زمانہ میں موجود ہے اور قبہ پر ایک دوسرا قبہ اس سے زیادہ بلند اور بڑا تعمیر کیا۔ حرم شریف کے مغربی جانب باب السلام کے شمال میں ایک بہت بڑا مدرسہ بنایا گیا اور سلطان، قائمباتی، نے اس کے نام سے بہت سے اوقات وقف کئے یہ مدرسہ اس وقت بھی مدرسہ قائمباتی کے نام سے موجود ہے۔ ہم نے سلطان قائمباتی کا بھیجا ہوا ایک نفیس دروازہ بھی دیکھا جو شانائے تعمیر میں مصر سے بھیجا گیا تھا۔ یہ دروازہ پہلے باب السلام میں نصب کیا گیا تھا۔ لیکن جب سلطان عبد الحمید شاہ روم نے حرم شریف کی عمارت میں ترمیم کی اور ایک دروازہ اپنے نام پر بنایا تو اس وقت یہ پھاٹک باب مجیدی میں منتقل کر لیا گیا۔ یہ دروازہ ایک قیمتی لکڑی کا ہے جس پر تانبے کی نقش اور گلکاری کی ہوئی چادریں چڑھائی گئی ہیں ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ دروازہ مصر قدیم کی صنعت و حرفت کا بہترین نمونہ ہے۔

سلطان قائمباتی کے بعد ۹۸۰ھ میں سلطان سلیم ثانی نے اس کو تعمیر کرایا اور مدرسہ قائمباتی اور منبر شریف کے درمیان ایک خوبصورت محراب بنوائی گئی۔ اس پر سونے کے پانی سے گلکاری کی گئی۔ اور اس کی پشت پر سلطان سلیم ثانی کا نام لکھا ہوا ہے باب السلام سے حجرہ شریف کی طرف جاتے ہوئے یہ صاف نظر آتا ہے۔

اس کے بعد سلطان محمود نے قبہ بنوایا پھر ۱۰۷۳ھ میں اس کی ترمیم اور قبہ کو سبز رنگ سے رنگنے کا حکم صادر کیا۔ چنانچہ اس وقت سے اس کا نام القبتہ الخضراء رکھا گیا یہاں تک کہ ۱۲۰۳ھ میں سلطان عبد الحمید خان نے شمالی حصہ کی تعمیر اور اضافہ کا حکم صادر کیا چنانچہ اس تعمیر و ترمیم کے بعد حرم شریف کی عمارت نے موجودہ مکمل صورت اختیار کر لی اور اس کے بعد پھر اس میں کوئی تعمیر و قیام پذیر نہ ہوا سلطان عبد الحمید خان نے حرم شریف کی عمارت کو طرح طرح کے نقش و نگار اور زنگارنگ کی گلکاریوں سے اس قدر آراستہ کرایا۔ کہ جس کا بیان حد امکان سے باہر ہے یا کہ اللہ سے لیکر مشرق تک سورہ الفتح خط ثلثی بخوف میں لکھی گئی ہے اس کے نیچے ایک سطر میں دوسری سورہ لکھی ہے۔ اس سطر کے نیچے ایک دوسری سطر میں جو اوپر کی سطر سے کسی قدر چھوٹی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء مبارک لکھے ہوئے ہیں مسجد کے قبوں کے محیط میں قصیدہ بردہ لکھا ہوا ہے اور ان زاویوں میں جن پر مسجد کے قیام ہیں اللہ عزوجل کے اسماء و رسالت کے اسماء آپ کے آل و اہل بیت کے اسماء نہایت خوشخط و حروف میں لکھے ہوئے ہیں خوشخطی کی نسبت محض یہ کہ دینا کافی ہے کہ یہ سب اس زمانہ کے مشہور خطاط عبد اللہ بک زہدی مرحوم کے دست صنعت کا نتیجہ ہیں جن کو سلطان عبد الحمید خان نے اسی غرض سے مدینہ منورہ بھیجا تھا۔ یہ دس سال و ماں رہ کر خاتمہ خدا و رسول

میں خدا کے عطا کئے ہوئے کمال کا اظہار کرتے رہے حسین شریفین کی رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس عدالت پر تقریباً دس لاکھ ترکی فنڈ صرف ہوا ہے۔

سلطان عبد الحمید خان کے بعد کسی بادشاہ نے کسی قابل ذکر چیز کا اضافہ نہیں کیا۔ البتہ سلطان عبد الحمید خان ثانی کے زمانے میں برقی روشنی کا انتظام کیا گیا اور ۲۵ شعبان ۱۳۲۶ھ سے جس روز حجاز ریلوے کے افتتاح کا جلسہ ہوا تھا عرم شریف میں برقی روشنی کی سرکاری طور پر ابتدا ہوئی۔ (باقی دارد)

”دُعا“

الہی! اپنی رحمت کی ہمیں یوں آن دکھلا دے	کہ ہر مسلم جہاں کو اپنی پہلی شان دکھلا دے
وہ تاب و وسیلتی وہ شان عہد فاروقی	ذرا دکھلا دے تیرے نام پر قربان دکھلا دے
ابھی تک وادی بیوک جسکے گیت گاتی ہو	ہمارے بازوئے بے زور کو وہ آن دکھلا دے
عطا کرتے ہوئے جذبِ انخوت پھر ہیں یا زار	وہ انصار و مہاجر کی کرم شان دکھلا دے
تمیز ماؤ تو سے دور رکھ یارب ہمیں ایسا	کہ اک عالم کو ملت ہو کہ پھر کچان دکھلا دے
بہاے جایش ہم خاشاک کی ماند غیر اللہ	بنا کر پھر ہیں توحید کا طوفان دکھلا دے
جہاں نے عرض ہو چھا ہوا مسلم اُسے یارب	ترپ وہ دے کہ پھر وہ جو ہر ایمان دکھلا دے
اُسے فکرِ فلک پہ عطا کراے خدا ایسا	کہ پھر سب کہ جہاں کو وہ ترغی مان دکھلا دے

تری درگاہ میں یارب ادعا اتنی خوشام کی
تمنا جسکی ہو ہم کو کسی عنوان دکھلا دے

شاہکرم صدیقی

قرآن کا اعلان

(مولوچے حبیب اللہ مصلح خوب اکا نصا و قلم کے سے)

سوال۔ مسلمان قرآن مجید کو کس کا کلام یقین کرتے ہیں جواب قرآن (شریف) اور صحیح حدیث سے دیا جائے۔
جواب۔ پارہ وسطیٰ کے رکوع ۱۰۔ سورۃ طہ کے رکوع اول میں ہے ”تَنْزِيلًا مِّنْ خَلْقِ الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ
 الْعُلَىٰ زَبِينِ أَوَّلَبَدَ آسَمَانِ كَيْ سِيدَا كَرْنِ وَالِے اللّٰه نِے اِسے آمارا ہے“
 (۲) سورۃ یونس پارہ ۱۱ کے رکوع ۹ میں ہے۔

”لَا رَيْبَ فِيهِ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ“ اس میں کوئی شک نہیں ہے یہ تمام جانوں کے پروردگار کی طرف سے ہو۔
سوال بانی مذہب اسلام کا اسم مبارک (ذاتی کیلئے)؟

جواب۔ سورہ العنبران۔ پارہ ۴ کے رکوع ۶ میں ہے ”وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ“
 اور بنین میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مگر خدا کے پیغمبر اور آپ سے پہلے بھی خدا کے پیغمبر ہوئے تو بنین
 (۲) سورہ الاحزاب۔ پارہ ۲۲ کے رکوع ۲ میں ہے ”مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلَكِن رَّسُولَ
 اللَّهِ وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا“ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے مردوں
 میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں اور یہی اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ہیں اور آخری نبی ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو
 جانتے والا ہے۔

(۳) پارہ ۲۶ سورۃ محمد کے رکوع اول میں ہے۔
 ”وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَآمَنُوا بِمَا نُزِّلَ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَبِّهِمْ“
 اور لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے اور ایمان لائے قرآن مجید پر جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 پر نازل کیا۔ اور وہ ان کے رب کی طرف سے حق ہے۔

(۴) سورۃ الفتح۔ پارہ ۲۶ کے رکوع ۱۲ میں ہے۔
 ”مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ فَهُمْ عَلَىٰ كُلِّ مَكَامٍ شَامِدٌ“
 وآلہ وسلم اللہ کے پیغمبر ہیں، اور آپ کے جو اصحاب ہیں وہ کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں مہربان ہیں۔

سوال۔ جس نبی کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید نازل کیا۔ ان کا صفاتی اسم (نام مبارک) کیا تھا۔
جواب۔ پارہ ۲۸ سورۃ الصف کے رکوع اول میں ہے حضرت عیسیٰ ابن مریم نے فرمایا ”وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ“

یاتی من بعدی اسمہ احمد (ترجمہ) اور میں خوش خبری دینے والا ہوں ساتھ ایک پیغمبر کے جن کا اسم مبارک (صفاقی نام) احمد ہوگا۔

سوال - کس ماہ میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم نازل فرمایا؟

جواب - سورۃ البقرہ - پارہ دوم کے رکوع ۷ میں ہے۔

”شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن“ (ترجمہ) رمضان شریف وہ مہینہ جس میں قرآن مجید نازل کیا گیا۔

سوال - جس رات میں قرآن (شریف) نازل ہوا وہ رات کیسی ہے۔

جواب - پارہ ۲۵ - سورۃ الدخان کے رکوع اول میں ہے۔

”وَالْكِتَابِ الْمُبِينِ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِیْنَ“ (ترجمہ) قسم ہے بیان کرنے

والی کتاب کی ہم نے اپنی اس (مقدس) کتاب (قرآن شریف) کو برکت والی رات میں نازل کیا تحقیق ہم میں

ڈرانے والے۔

سوال - اس رات کی کیا شان و فضیلت ہے۔؟

جواب - پارہ تیسواں کے رکوع ۲۲ میں ہے۔

”اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ وَمَا اَدْرَاكَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ سَنَةٍ“ (ترجمہ)

تحقیق ہم نے قرآن مجید کو شب قدر میں نازل کیا ہے اور آپ کیا جانیں کہ شب قدر کیا ہے شب قدر ہزار

مہینوں سے بہتر ہے۔

سوال - کیا خدا نے قرآن (شریف) صرف عربوں کے لئے نازل کیا ہے۔

جواب - پارہ ۱۸ - سورۃ الفرقان کے رکوع اول میں ہے۔

”تَبَارَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْقُرْآنَ عَلٰی عَبْدٍ لِّیَكُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا“ (ترجمہ) برکت والا ہے وہ اللہ

تعالیٰ جس نے اپنے محبوب بندے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر فرقان حمید نازل کیا تاکہ سب جہانوں کو ڈر

والا ہو۔ (نوٹ) اللہ کریم ہے رب العالمین (الحمد لله رب العالمین) حضرت نبی کریم ہیں رحمۃ للعالمین

وما ارسلناک الا رحمة للعالمین، فرقان کریم ہے نذیر للعالمین مگر منظر ہے ہدٰی للعالمین آپ مراد

سوال - اللہ نے کس فرشتے کے ذریعے قرآن کریم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا ہے۔

جواب (۱) سورۃ البقرہ - پارہ اول کے رکوع ۱۲ میں ہے۔

”قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّیْ جِبْرِیْلَ فَاِنَّہٗ نَزَّلَہٗ عَلٰی قَلْبِکَ بِاِذْنِ اللّٰہِ“ (ترجمہ) آپ فرما دیجئے کہ کون ہو

دشمن واسطے فرشتے جبریل کے پس تحقیق اس نے اللہ کے حکم سے قرآن مجید آپ کے قلب مبارک پر اتارا ہے۔

(۲) سورۃ النحل، پارہ ۱۴ کے رکوع ۲۰ میں ہے۔

”قُلْ نَزَّلَهُ رُوحُ الْقُدُسِ مِنْ رَبِّكَ بِالْحَقِّ (ترجمہ) آپ فرمادیتے کہ روح القدس نے آپ کے رب کی طرف سے قرآن مجید نازل کیا ہے“

سوال - اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کس غرض کے لئے نازل کیا ہے؟

جواب - پارہ ۱۳ - سورۃ ابراہیم کے رکوع اول میں ہے ”الَّذِينَ كُنْتُمْ تُدْعَوْنَ اِلَيْهِمْ اِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ (ترجمہ) قرآن مجید کتاب ہے جس کو میں نے آپ کی طرف نازل کیا ہے تاکہ آپ لوگوں کو کفر و شرک کے اندھیروں سے ایمان و اسلام کی روشنی کی طرف نکالیں ان کے رب کے حکم سے اللہ تعالیٰ کی طرف جو غالب اور جمید ہے“

سوال - قرآن مجید کس زبان میں نازل کیا گیا تھا

جواب - پارہ ۱۲ - سورۃ یوسف کے رکوع اول میں ہے ”الَّذِينَ كُنْتُمْ تُدْعَوْنَ اِلَيْهِمْ اِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ (ترجمہ) یہ کتاب بیان کرنے والی کی آیتیں ہیں تحقیق ہم نے قرآن (شریف عربی زبان میں نازل کیا تاکہ تم سمجھو“

سوال - مذہب اسلام کے بانی مقدس کو یہ حکم ہوا ”قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اِنِّي رَسُولُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيعًا (ترجمہ) آپ فرمادیجئے کہ اے لوگو میں تم سب کی طرف رسول ہوں (پارہ ۹ کا رکوع ۱۰) پھر کیا سبب ہے کہ قرآن (شریف تمام جہان کی زبانوں میں نہ نازل کیا بلکہ عربی زبان میں نازل ہوا؟

جواب - سورۃ ابراہیم کے رکوع اول پارہ ۱۳ میں ہے
”وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُولٍ اِلَّا بِلِسَانٍ قَوْمِهِ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ (ترجمہ) اور میں بھیجا ہوں نے کوئی رسول مگر اس کی اپنی قوم کی زبان کے ساتھ تاکہ لوگوں کو کھول کھول کر سمجھا دے“

سوال - اس کتاب کے کیا کیا نام آئے ہیں؟

جواب (۱) اتقوا القرآن المجید (سورۃ ق - پارہ ۲۶) (۲) ونبئت من الصدق والفرقان (پارہ ۴ کا رکوع ۷) (۳) بشیخی للمومنین (۴) بشیخی للمسلمین (۵) برہان (۶) سلطان (۷) روح (۸) مخبر (۹) الکتاب (۱۰) الکتاب المبین (۱۱) کلام اللہ (۱۲) ہدی (۱۳) بنیات (۱۴) حق

سوال - انجیلوں میں یسوع مسیح کو نور کہا گیا ہے کیا آپ کے پیشوا اور کتاب قرآن مجید کو بھی نور کہا گیا ہے؟

جواب - فرقان مجید میں اللہ کریم - حضرت بنی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن کریم اور دین اسلام کو نور کہا گیا ہے

اللہ کریم نور

سورة النور کے رکوع ۱۵ اور پارہ ۱۸ کے رکوع ۱۱ میں ہے

”اللہ نور السموات والارض، اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کا نور ہے“

حضرت نبی کریم نور

سورة الاخراب پارہ ۲۲ کے رکوع ۳ میں ہے ”يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا مَرَّ سَلَمُكَ شَاهِدًا وَمُشِيرًا وَنَذِيرًا وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِأَذْنِهِ وَسَيِّدًا جَابِلِيًّا“ (ترجمہ) اے میرے پیارے نبی کریم و رسول جہم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تحقیق ہم نے آپ کو بھیجا اور بنایا گواہی دینے والا اور خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا اور لوگوں کو خدا کے حکم سے اس کی طرف بلانے والا، اور آپ کو چرخ روشن بنایا،

(نہض) محدث عبد الرزاق نے حضرت جابر صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے جابر رضی اللہ عنہ پہلے اللہ تعالیٰ نے تیرے نبی کا نور بنایا تھا (مواہب اللدنیہ جلد اول ص ۲۷۲ زرقانی شرح مواہب اللدنیہ جلد اول ص ۲۷۲)

قرآن کریم نور

(۱) وَ أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْفُورَ (سورة النساء پارہ ۶) اے لوگو ہم نے تمہاری طرف اپنا نور نازل کیا،
(۲) سورة المائدہ پارہ ۶ کے رکوع ۱ میں ہے، قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَ كِتَابٌ مُبِينٌ النبتہ خراکی طرف سے تمہارے پاس نور اور کتاب بیان کرنے والی آئی ہے،

(۳) سورة الاعراف پارہ ۹ کے رکوع ۹ میں ”وَ خَالِذِينَ اَمْنًا وَ بَهْ وَ عَمْرٍ وَ رَوَّاحًا وَ نَصْرًا وَ وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي اَنْزَلْنَا مَعَهُ اَوَّلًا هُمْ اَمْلَقُوهُ“ (ترجمہ) پس وہ لوگ جو حضرت نبی کریم علیہ السلام پر ایمان لائے۔ اور توقیر کی آپ کی، اور آپ کی مدد کی اور پیروی کی اس نور کی جو آپ کے ساتھ اتارا گیا وہ لوگ کامیاب ہیں،

(۴) پارہ ۲۵ سورة الشوری کے آخری رکوع میں ہے ”وَلَكِنْ حُجِّلْنَاهُ نَفْرًا فَصَدَّى بِهِ مِنْ نَشْأَةٍ مِنْ عِبَادِنَا“ اور لیکن ہم نے وحی الہی کو نو بنایا اور اپنے بندوں میں سے جسے چاہئے ہیں اس قرآن مجید کے ذریعے ہدایت کرتے ہیں
(۵) پارہ ۲۸ سورة التغابن کے رکوع اول میں ہے ”فَاَمَّا نُبَّا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالنُّورِ الَّذِي اَنْزَلْنَا“ (ترجمہ) پس اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور اس کے رسول کے ساتھ اور جو ہم نے نونازل کیا ہے اس کے ساتھ ایمان لاؤ،

دین اسلام نور

پارہ ۲۸ - سورة الصف کے رکوع اول میں ”وَاللَّهُ مَنَّامُ الْفُورِ“

سوال: قرآن مجید میں فرقان (حمید) گواہی کریم (نور کیوں کہا گیا ہے؟

جواب: قرآن مجید کے پارہ ۲۲ - سورة الاخراب میں ”ظلمات“ (اندھیرے) عیب و گناہ کو کہا گیا ہے۔ قرآن کریم

حضرت بنی کریم علیہ السلام کو "نور" اس لئے کہا گیا ہے کہ آپ نے ۳۳ سال کے عرصے میں اہل عرب کی کامیاب پیٹ دی
بت پرستوں کو خدا پرست بنایا۔ آپس میں رٹنے مرنے والوں کو بھائی بھائی بنادیا، اور ان میں الفت ڈال دی جب اہل
عربوں کو علماء و ربانی بنایا۔ شراب پینے والوں سے شراب چھڑادی۔ ان کو قیصر و کسریٰ کی حکومتیں دلوائیں۔ اور سب
دشمنوں پر غالب کر دیا۔

سوال مسلمان کہا کرتے ہیں کہ یہود و نصاریٰ نے اپنی کتابوں میں تحریف کی ہے بھلا یہ تو بتلائیے کہ قرآن (مجید)
کی حالت کیسی ہوگی؟

جواب سورۃ الحجہ پارہ ۴ کے رکوع اول میں خداوند تعالیٰ نے فرمایا ہے اِنَّا فَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ
لَخَافِظُوْنَ (ترجمہ تحقیق ہم نے یہ ذکر قرآن شریف نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں)۔

مسیحی، مسیحی تو انجیل متی، انجیل مرقس، انجیل یوحنا و انجیل یوحنا کو الہامی کتابیں مانتے ہیں آپکا اعتقاد کیا ہے؟
مسلمان، قرآن مجید میں انجیل متی، انجیل مرقس، انجیل یوحنا و انجیل یوحنا کا کوئی ذکر نہیں اور فرقان حمید نے ان
چاروں انجیلوں کی تصدیق نہیں کی ہے ہم مسلمان قرآن شریف اور احادیث کی رو سے یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ
خدا نے حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم کو انجیل عطا کی تھی۔ جیسا کہ سورۃ مائدہ پارہ ۶ کے رکوع ۱ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کا ذکر فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ "وَاقْتِنِ الْاِنْجِيلَ (ترجمہ) اور ہم نے عیسیٰ کو انجیل دی"
(نیز دیکھو سورۃ الحديد پارہ ۲ کا رکوع ۱۰) ہاں سورۃ آل عمران پارہ سوم، سورۃ المائدہ پارہ سات، سورۃ النصف
پارہ ۱۸ میں حضرات حواریین کا ذکر فرمایا ہے لیکن ان چاروں انجیلوں کا ذکر نہیں کیا ہے۔ ہم مسلمان انجیل
متی و انجیل مرقس و انجیل یوحنا و انجیل یوحنا کو وحی خدا اور الہامی کتابیں مانتے ہیں، عیسائی نہیں بتا سکتے
کہ یہ چاروں مصنف کون تھے اور انہوں نے یہ کتابیں کس وقت لکھیں، کسی انجیل کے مصنف نے ان کے
الہامی ہونے کا دعویٰ نہیں کیا یعنی کسی انجیل میں بھی یہ لکھا ہوا نہیں ہے کہ "یہ کتاب الہام الہی سے لکھی گئی جو
یا کسی جگہ بھی خداوند کریم نے یہ فرمایا ہو کہ وجہ انجیل اربعہ میری طرف سے ہیں جب ان کے مصنف ہی ان کے
الہامی ہونے کے مدعی نہیں تو پھر کسی اور کو ایسا دعویٰ کرنے کا حق حاصل نہیں ہو سکتا۔

السلام

انقلابِ علمی شیشیم سابق
ملاقاتی ایک دوسرے میں غرض ہے کہ اس میں ایک نیا دنیا پیدا ہو
وہ انفراد اور مصداق فاروقی کے متعلق ایک نیا دنیا پیدا ہو
کوئی ایک ایسا نیا دنیا پیدا ہو
سے وہ ایک نیا دنیا پیدا ہو
انہذا نیا دنیا ہے کہ وہ ایک نیا دنیا پیدا ہو
کلیں کی ایک نیا دنیا پیدا ہو
کلیں کی ایک نیا دنیا پیدا ہو

شیعوں کی فلک النجاة

سلسلہ اشاعت ماہ نومبر

(از مولانا حکیم قطب الدین صناحنگوی)

صبر پر لکھتے ہیں حد ثنا ابن حمید ثنا عیسیٰ بن خرقہ الخ یہاں پر پھر بدستور سابق لفظ ان کا تکرار صل
بین العالین مکتوب اور قوم ہے غالب گمان ہے کہ یہ لغزش اور جہالت اخیر تک آپ کا ساتھ نہیں چھوڑے گی،
پھر اسی صبر پر لکھتے ہیں انت وشیعتک ثانی یوم القیمۃ وھم راضیین ورضیین، واضنون
ویمنیون، چاہیے دو نو شیعوں کو حالت رفیع میں دو یا دو کے ساتھ لکھنا جائز نہیں، معلوم ہوتا ہے مصنف صرف دو
نحو دو نو علموں سے بے بہرہ ہے پھر تعجب اس بات کا ہے کہ علماء کو چیلنج دینا ہے کہ میری کتاب کی تردید عربی میں
ہو۔ بریں عقل و دانش بیاہر گیت

پھر صبر پر لکھتے ہیں شیعتک راضیین ورضیین، وہی سابقہ جہالت اور نادانی جس نا اہل کو صبیحہ
اور اعراب کا علم نہ ہو اور وہ عربی زبان میں کوئی کتاب لکھے تو تبتلاؤ کون پڑھا لکھا آدمی گھر سے فارغ ہے جو ایسوں میں
کے ساتھ دیدہ ریزی اور دماغی کاوش کرے اور ان کے غلط مضامین کی غلطیاں نکال کر دینا پر اس کی جہالت کو آشکارا کر
مصنف کتاب نے شیعوں کے فضائل بیان کرنے میں زمین و آسمان کے قلابے ملا لئے ہیں اور ان کو جنتی ثابت
کرنے میں ایڑی چوٹی کا زور لگایا ہے میں ناظرین کو یہاں یہ بھی بتانا چاہوں کہ ان احادیث شریفہ میں جنکو مصنف نے نقل کیا،
اور ظاہر کیا ہے کہ ان احادیث کی رو سے شیعہ جنتی ہیں، ان سے رافضی مرزا ہیں جنکو خلفائے ثلاثہ رحمہم اللہ کے ساتھ دلی عدا
ہے، کہو کہ ایسے شیعہ ناجہ ہیں ان احادیث میں لفظ شیعہ کے معنی تابعہ ان اہل بیت ہیں جو خلفائے ثلاثہ رحمہم اللہ اور دیگر صحابہ
نے دہلی و دست اور ان کے ساتھ متفق الخیاں ہیں۔ ایسے لوگ قطعی ہستی اور یقینی جنتی اور ناجہ ہیں یہ یحییٰ بن سبت الخ کی
موجودہ زمانے کے شیعہ ہوں یا ان کے اکابر وہ شیعہ جو دوازدہ ائمہ کے زمانے ہوئے ہیں سب دشمن اہل بیت او
اعدا ائمہ اطہار ہوئے ہیں فریقین کے مذہب کی کتابیں شاہد ہیں کہ جناب حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ ان کے شیعوں
ہی نے غداری کی حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو خلع خلافت پر ان کے شیعوں نے ہی مجبور کیا ان کے نیچے سے جائے ساز
یکھتے لی۔ ابھی شیعوں نے آپ کی ان مبارک کولمباڑی سے زخمی کیا۔ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کون کے شیعوں ہی نے
قتل غارت کیا حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کی امارت سے ان کے شیعوں ہی نے انکار کیا ان کے فرزند ارجمند
حضرت زید کو میدان جنگ میں یکہ و تنہا چھوڑ کر بھاگ گئے، اور وہ اپنے معتبر اور ثقہ شیعوں کے ہاتھ سے شہید ہوئے، حضرت
امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ کو شیعوں کی صحاح اربعہ کا ثقہ اور مستند راوی زرارہ ابن یونس لکھتا ہے شیعہ لا علم لہ بالحق

اس کا ترجمہ علامہ خلیل قزوینی صافی شرح کافی میں اس طرح بیان کرتے ہیں۔ "اس پر بے دماغ مفید اندرونی گفتگو باختم" اس بڑھے کا دماغ خراب ہو گیا ہے خصم کے ساتھ بات چیت کرنے کا اس کو سلیقہ نہیں جب صحابہ اربعہ کے راوی اور مذہب شیعہ کے راسخ الاعتقاد بانی کا یہ حال ہے کہ ائمہ کی شان اقدس میں اس طرح دریدہ دہن اور منہ پھٹتے ہوئے مصلاباتی علامتہ الناس راضیوں کا کیا پوچھنا ہے،

یہی ملعون زرارہ جس کو شیخہ اصدق الصادقین لکھتے ہیں جناب حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت لکھتا ہے صاحبکہ لیس لہ بصیرۃ دیکلام الرجال "نہ اسے امام کو لوگوں کی بات سمجھنے کی بصیرت نہیں اعتبار نہ ہو تو رجال کشی اٹھا کر مطالعہ کر جب تسلی ہو جائے تو توبہ کرو ورنہ ملاکت کے لئے تیار رہو۔

اسی مرد وزرارہ نے حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کو صرف بے بصیرت ہی نہیں کہا بلکہ لکھتا ہے دَحْمُ اللّٰهِ اَبَا حَجَّصٍ اَمَّا حَجَّصٌ فَاِنَّ فِي قَلْبِي عَلَيْهِ لَحْنَةٌ "یعنی اللہ باقر پر رحم کرے مگر جعفر پر تو میسے دل میں لعنت ہو، تسلی نہ ہو تو شیعوں کی رجال کشی پر صوفیہ حقیقت بے نقاب ہو جائیگی ایک مرتبہ امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مسئلہ کے متعلق زیادہ بن حلال سے فرمایا "لَيْسَ هَكَذَا اَسْأَلُكَ وَلَا هَكَذَا اَقُولُ كَذِبٌ عَلَيَّ كَذِبٌ وَاللّٰهُ عَلَيَّ لَعْنٌ اللّٰهُ زَرَّ اَزَّةَ ترجمہ یعنی زرارہ نے مجھ سے نہ اس طرح پوچھا نہ میں نے ایسا جواب دیا۔ اس نے مجھ پر جھوٹ باندھا خدا کی قسم اس نے مجھ پر جھوٹ جوڑا اللہ زرارہ کو لعنت کرے،

حضرت امام موسیٰ کاظم رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت خوران کا اپنا ایک مخلص شیعہ ابو بصیر کہتا ہے "کہ ابھی ان کا علم کامل نہیں ہوا، دیکھو تنقیح رجال کشی کا حصہ ۱۶ اسی ابو بصیر نے ایک دفعہ آپ کے ایک صحیح فتویٰ کی تقلید کی حضرت امام موسیٰ کاظم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے سلف صاحبین ائمہ سابقین کی طرح اپنے شیعوں کو مرتد اور ملعون فرمایا ہے فرماتے ہیں "لَوْ مَا تَوَلَّيْتُ شَيْعَتِي مَا وَجَدْتُ اِلَّا اَوَاصِفًا وَلَا وَامْتَحَنَتُهُ مَا وَجَدْتُهُمْ اِلَّا مَوْتَدِّينَ" (ترجمہ) اگر میں اپنے شیعوں کا انتخاب کروں، تو نہ پاؤں گا میں اپنے منتخب شیعوں کو مگر باقوی اور زبان ررازہ اور اگر میں ان کا امتحان لوں تو نہ پاؤں گا میں انہیں مگر مرتد اور بدین، روضہ کلینی ص ۱۸ پر صکر اطمینان کر لو۔

حضرت امام رضا رحمۃ اللہ علیہ کو خود اس کے مخلص اور عقیدت مند شیعہ نے صبح ولیمی سے شہید کرایا، مجالس المؤمنین میں علامہ شومتری لکھتا ہے "ایں شمشیر مار بدن او فروز آرید۔ گوشت و استخوان اوریزہ ریزہ کنید و اجزائے او بیکدیگر یا منید و این شمشیر مابر رہا ما و اوالید و از لاش خون پاک کنید و زوزن آئید ترجمہ) ماموں نے اپنے مقرب خاص صبح ولیمی کو مع تیس غلاموں کے ملا کر اور رازداری کا عہد لیکر ہر ایک کو ایک ایک زہر آلود تلوار دیکر کہا امام رضا کے حجرہ میں جاؤ اور جس حال میں ہوں یہ تلواں ان کے جسم میں گھونپ دو اور ان کے گوشت اور ہڈی کو ریزہ ریزہ کر دو اور ان تلواروں کو انہیں کے بستر سے صاف کر دو۔ اور خون سحر پاک کر کے میرے پاس لے آؤ،

اب موجودہ زمانے کے پڑھے لکھے لوگوں کو بھگانے کے لئے کہہ دیتے ہیں کہ ماموں سنی تھا شیعہ نہ تھا اس لئے مناسب ہے کہ میں ان کی اس اہل فتنہ کو بھی واضح کرنا جاؤں اور وہ اپنی شیعوں کی مختصر کتاب سے دکھا دوں کہ ماموں رشید کٹر شیعہ تھا۔ اور جناب حضرت امام رضا رحمۃ اللہ علیہ کے خاص مریدوں میں سے تھا مجالس المؤمنین میں لکھتا ہے کہ ماموں رشید نے چالیس مخالف اہل علم کو بس بحث کیلئے کہ خلیفہ برحق جو پیغمبر کون تھا جمع کیا اور ان سے مناظرہ کر کے یہ ثابت کر دیا۔ کہ حضرت امیر المؤمنین علی موسیٰ پیغمبر است و خلیفہ باستحقاق اوست و دیگران غاصب بودند و در زمان او امام برحق و خلیفہ مطلق امام الحسن و الیاس علی بن موسیٰ الرضا است (ترجمہ) حضرت امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ پیغمبر کے وصی اور خلیفہ برحق ہیں اور دوسرے غاصب ہیں اور اس وقت جن وانس کے امام برحق و خلیفہ مطلق علی بن موسیٰ الرضا ہیں۔

اپنے سلف صالحین اللہ مقبولین کی طرح حضرت امام رضا رحمۃ اللہ علیہ نے بھی شیعوں پر رحمت فرمائی ہے اور اسی طرح حضرت مختصر نقی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت امام نقی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت امام حسن عسکری رحمۃ اللہ علیہ بھی اپنے اپنے موجودہ وقت کے شیعوں سے مظالم برداشت کرتے رہے۔

یہ فرقہ امام ہمدی کو والدین کی طرف سے سنجیدہ الطریقین سے یونیس جہا تھا صرف والد ماجد کی طرف سے سید جانتا ہے اور کہتا ہے کہ اس کی والدہ سید زادی نہیں بلکہ فرقہ گستاخان کی ایک لڑکی ہے جس کا نام زحس بتلایا جاتا ہے۔

العیاذ باللہ اگر اس کا نام محبت الہیت ہو تو ہم اہل سنت ایسی محبت سے سبزا میں اہل السنۃ والجماعت کا ایمان اور اعتقاد ہے کہ جناب حضرت امام ہمدی ماں باپ دونوں کی طرف سے سنجیدہ الاصل مرید ہو گئے باپ کا نام عبد اللہ اور ماں کا نام آمنہ ہو گا۔ شیعہ کہتے ہیں امام ہمدی اپنی ماں کی ران سے پیدا ہوئے ہیں کسی ہی کے عالم میں غار سرمن راہ میں چھپ رہے تھے اور اتنا کہ حضرت علی کا حج کردہ قرآن بغل میں دبائے چھپے بیٹھے ہیں جب غار سے نکلیں گے تو دنیا جہان کو عدل و انصاف سے بھر دینگے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روشہ اقدس گنبد اخضر سے حضرت شجین ابو بکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی لاشیں نکلوا کر درختوں پر لٹکائیں گے اور تیروں سے چھپدوائیں گے اسی طرح رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حرم محترم زوہرہ مکرمہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی لاش کے ساتھ اور جناب حضرت پیران سپرید و سنگر غوث اعظم جیلانی محبوب سبحانی شیخ سید عبد القادر گیلانی قدس سرہ کی لاش کے ساتھ بھی یہی سلوک کریں گے۔

عیاذ باللہ حجاج ابن یوسف سے بڑھ کر امام ہمدی کو ظلم ثابت کیا ہے مردوں پر حجاج نے بھی ظلم نہیں کئے عورتوں پر ظلم کرنے سے حجاج بھی شرمناک تھا بھوکا کام ہے قبریں کھودا مردے نکالنا ان کی لاشیں پھاڑنا ائمہ کی شان ذی شان ایسے ناشائستہ کردار اور ناگفتہ بہ اطوار سے بالاتر ہے اماموں کو ظالم سارق جیسے اتہامات سے متسم کرنا زہریلے ایمانی کو۔

ماتمی شیعوں انکالک النجاۃ کے مصنف سے چھوہوی شیعہ حجت میں جائیں گے، یہی سردار سبت ہیں، یہی شیعہ ناجی اور فلاح ہیں، یہی شیعہ راضوں اور مشرعوں ہیں، یہی شیعہ جو حق کو ترکے وارث ہیں، جسکے نامہ لے اعمال دوازدہ ائمہ کیساتھ ہونی

کرنے سے سیاه ہو چکے ہیں یا بہشت میں جانے والے لوگ اور ہیں؟

ذرا شیعیان علی کے کاٹنا بھی اپنے مذہب کی کتابوں سے یا یوں کہئے اپنے مذہب کے بانیوں کی زبانی سنتے جائیے۔

امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ اپنے بے وفا اور بدعہد شیعوں کی اس طرح شکایت فرماتے ہیں (۱) انجرا سو گند مجھے منظور ہے کہ حق تعالیٰ تم میں سے مجھے اٹھالے (۲) فرماتے ہیں خداوند اوجھاتا ہے کہ میں ان سے تنگ آ گیا ہوں اور میرے

تنگ آگئے ہیں میں ان سے ملول ہوں اور یہ مجھ سے ملول ہیں (۳) فرماتے ہیں خداوند مجھے ان سے راحت عطا کر (۴) ابدا عطا کرتے ہوئے فرماتے ہیں خداوند ان کو اس شخص کے ہاتھ میں لگا کر یہ لہا اسکے مجھے یاد کریں پڑھو جلاء العیون کا ۲۲۹ باب سے مفصل دوم

اور اسی جلاء العیون کے صفحہ ۲۲ میں لکھا ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں میں ان کا دشمن ہوا ہوں اور میرے دشمن

ہوئے ہیں حلیۃ المتقین کے صفحہ ۳۱ پر امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ اپنے خدا بردار شیعوں کی یوں شکایت فرماتے ہیں (۱)

اگر گرم موسم میں تم لوگ پتھروں کو کھینچتے ہو بڑی سخت گرمی ہے ہم کو ہلت دیجئے کہ گرمی کم ہو جائے اور اگر سردی

کے موسم میں پتھروں کو کھینچتے ہو کہ سخت سردی ہے ہمیں ہلت دیجئے کہ سردی کم ہو جائے جب تم سردی سے بھاگتے ہو تو ہمارے

تواور زیادہ بھاگو گے۔ اے لوگو جو لوگوں اور عورتوں کی مانند عقل رکھتے ہو کاش میں کبھی تم کو نہ مایکھتا اور نہ تم کو پہچانتا میرے دل

کو پیپ اور میرے سینے کو خنڈ سے تم نے بھر دیا ہے اور تم نے سخت نافرمانی کی ہے میری رائے کو تم نے ضائع کر دیا ہے۔

شیعوں کی مختصر کتاب نبج البلاغہ میں جناب حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کی شکایت اپنے جان باز شیعوں کے بارہ

میں ان لفظوں کے ساتھ درج ہے تحقیق قسم ہے مجھ کو خدا نے پاک کی کہ میں نے تم سے بیعت لی اور حال یہ ہے کہ تم بیعت کو توڑ

دینے ہو اور القہر کل میں ہمارا حاکم تھا اور آج ہمارا محکوم ہو گیا ہوں۔ اور کل میں روکتا تھا اور آج تم مجھ کو روکتے ہو اور بے شک دوست

رکھا تم نے زندگی کو نبج البلاغہ صفحہ ۲۸

(۲) بیشک تم صبح کو گروہ گروہ آتے ہو اور اپنے سرداروں کے ظلم سے ڈرتے ہو میں صبح کو داخل ہوتا ہوں اور اپنی بیعت کے

ظلم سے ڈرتا ہوں (۳) میں جہاد کی طرف زور دیتا ہوں اور تم نہیں جالتے میں سنتا ہوں اور تم نہیں سنتے (۴) علانیہ اور پوشیدہ

ملنا ہوں اور تم نہیں قبول کرتے (۵) میں صبح نہیں بیدار ہوتا ہوں اور رات کو شل مکان میں ٹیڑھے ہو جاتا ہوں جس کا یہ صیحا

کرنے والا عاجز ہو گیا۔ نبج البلاغہ صفحہ ۳۵

جلاء العیون میں صفحہ ۳۱ پر جناب حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اپنے والد ماجد جناب حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کی

شکایات کی یوں تصدیق فرماتے ہیں میرے والد نے بعد وفات رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اصحاب رضیہ سے استغاثہ

اور طلب یاری کی۔ اور جب کوئی یاورد نہ پایا تو خلافت سے دست بردار ہو گئے اور اگر یاورد پاتے تو بیشک جہاد کرتے۔ اور خدا نے ہمیں

معذور رکھا۔ صفحہ ۳۲ مجلس المومنین مجلس اول میں لکھا ہے ”آنحضرت مادر اہل ایمان نام خلافت پیش نمود ہوا و از عقد

تمکن و تقاعد و تنخا دل اعمان شکایت می نمود، یعنی ان دنوں جناب امیر کی خلافت بائے نام تھی۔ ہمیشہ اپنی کمزوری اور مددرو

کی کم ہمتی اور دوستوں کی پہلوتنی کی شکایت فرمایا کرتے تھے،

امام شیخو اہلک النجاة کے ہوسلم مصنف سے پوچھو کہ جناب حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا قاتل عبدالرحمن بن ملجم کون تھا شاید تمہارا سنی؟ جناب حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے سر کا خاتم خاص ابن ملجم تھا یا کوئی اور؟ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا پس خوردہ کھانے والا۔ بچا ہوا دودھ پینے والا ابن ملجم تھا یا کوئی اور؟

امام شیخو اہلک النجاة اور ترجم کتاب دونوں سے پوچھو کہ انہی شیعیان علی کے حق میں ذیل کی حدیث وارد ہے جس کو آپ نے رشتہوں کے فضائل اور مناقب میں نقل کیا ہے انت باصحابک فی الجنة انت وشیعتک فی الجنة (ترجمہ) اے علی آپ اور آپ کے دوست آپ اور آپ کے شیعیے بہشت میں ہوں گے۔ یا وہ اور شیعیے ہیں جو ان احادیث کے موارد اور مصداق ہیں ذرا تفصیل سے سمجھ لینا،

امام شیخو اہلک النجاة کے مصنف سے پوچھو کہ وہ شیعیے کون ہیں جن کے لئے بہشت بریں مخصوص ہے؟ پھر اس کے منترجم سے دریافت کرو کہ وہ شیعیے کون ہیں جو فائز المرام راضی خوشی بہشت میں ٹیلینگے؟ پھر دونوں کو اکٹھا ابھرا کر دونوں سے دریافت کرو کہ وہ شیعیے کون ہیں جن کو حوض کوثر سے جام بھر بھر کر پلائے جائینگے، یہی جن کے نامہائے اعمال کو دربارِ آخرت سے سیاہ ہو چکے ہیں۔ یا موجودہ زمانے کے امامی شیعیے جو سال کے سال اپنے اکابرِ شیعہ کی روسیاسی دھونے کیلئے ماتم پرپا کرتے اور نیرید کی فتح منا کر خود رو سیاہ ہوتے ہیں ان سے ضرور دریافت کرو۔

جللاء العیون ہیں لکھا ہے کہ جناب حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو یہ وصیت کی تھی، "اے فرزندِ حب میں دنیا سے مفارقت کروں اور میرے اصحاب تم سے موافقت نہ کریں تو لازم ہے کہ تم خانہ نشین رہنا، جللاء العیون" باوجود اس وصیت کے بھی امام حسن رضی اللہ عنہ نے "ما زیاراں حشمِ نبی و دشتم" پر عمل کیا مگر امیرِ معایوہ سے مقابلہ کیوقت ان کو جلا معلوم ہو گیا کہ خود غلط بود آنچہ پابندِ دشتم، چنانچہ

(۱) جللاء العیون میں لکھا ہے کہ امام حسن علیہ السلام نے جب اپنے لشکر میں خطبہ دیا کہ "میں مسلمانوں کی جمیعت کو پرانگی سے بہتر جانتا ہوں تو سب نے یہ کلام سن کر ایک دوسرے پر نظر کی اور کہنے لگے "اس کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کو معاویہ سے صلح کرنی منظور ہو چاہتے ہیں کہ منصبِ خلافت معاویہ کو دیدیں، پس رہنے یہ کہہ کر کہ یہ شخص مثل پدر کافر ہو گیا ہے بلوہ کو دیا امام کا اسباب لوٹ لیا پیروں تلے سے جانا تذک لھینچی دوش مبارک سے چادر تک اتار لی۔ امام نے گھوڑا طلب کیا۔ اہل بیت اور حضورؐ کے شیعوں کی حفاظت میں سوار ہو کر حربِ سا باطلہ میں پہنچے تو جراح بن انسان اسدی نے رگام پکڑ کر ان یا پہلوئے امام پر ایسا خنجر مارا کہ استخوان تک شکاف ہو گیا اور اس شقی نے کہا کہ تم مثل اپنے باپ کے کافر ہو گئے ہو، پڑھو جللاء العیون کا ص ۳۱۳ اور آنکھوں سے اندھیرا دور کر کے شعیانِ حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی غدا یوں کا معائنہ کرو،

(۲) اسی جلاء العیون میں لکھا ہے، "امام حسن رضی اللہ عنہ نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے صلح کر دینیان بخیرت آئی حضرت آمدندو بعضے اور امامت کر دند بریت معاویہ رضی اللہ عنہ، امام حسن نے معاویہ سے صلح کی شیعہ ان کی خدمت میں آئے اور بعض ان میں سے امام معاویہ سے بیعت کرنے کی وجہ سے ملامت کرنے لگے۔

(۳) امام حسن نے مدائن میں سعد بن مسعود کے یہاں جو امام کی جانب سے والی مدائن تھا قیام کیا۔ اور یہ مختار ثقفی کا چچا تھا مختار نے اپنے چچا سعد سے کہا چلو ہم امام حسن کو معاویہ کے سپرد کر دیں شاید اس کے عوض میں معاویہ ہم کو عراق کی حکومت دیدے۔ جلاء العیون

(۴) امیر معاویہ سے صلح کرنے پر امام سے شدید عجز ناراض ہوئے چنانچہ سفیان بن لیثی نے امام حسن کو یوں بری طرح سلام کیا، "السلام علیک انے ذیل کنذہ مومنناں" جلاء العیون ۳۲۵

ماتمی شیعوہ مصنف کتاب سے پوچھو انہی شیعوں کے حق میں یہ حدیث وارد ہوئی ہے جو آپ نے شیعوں کے فتنہ میں نقل کی ہے، "اِنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ يَحْيٰى ۴ اَمَّا تَرْضٰى اَنَّكَ مَرْجِي فِي الْجَنَّةِ وَالْحَنُّ وَالْحُسَيْنُ وَ ذُرِّيَّتِنَا خَلْفَ ظَهْرِنَا وَ اَزْوَاجُنَا خَلْفَ دُفْرِنَا وَ سَيِّدَتُنَا عَن اَيْمَانِنَا وَ شَمَائِلُنَا" (ترجمہ) رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو فرمایا، کیا آپ اس بات پر راضی ہیں کہ بہشت میں میرے ساتھ ہوں۔ اور امام حسن اور امام حسین اور ہماری باقی اولاد ہمارے پیچھے ہو۔ اور ہماری بیویاں ہماری اولاد کے پیچھے ہوں۔ اور ہمارے شیعہ ہمارے دائیں بائیں ہوں۔ انتہی۔ یا وہ اور شیعہ میں جو اس حدیث شریف کا مصداق ہیں، اگر یہی شیعہ اس حدیث مذکورہ الصد کا مصداق ہیں جن کا ذکر شر اور پر ہو چکا ہے تو یاد رکھیں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ کھیر بہ بہشت لگا کر کی زنبیل سے کسی طرح بھی کم نہ ہوگا۔ اور اتنا سستا ہوگا کہ کوئی کافر مشرک بھنگی چار روز خیر میں نہ جائیگا،

(۵) ایک نے امام حسن رضی اللہ عنہ سے کہا ہماری گردنوں کو آپ نے دلیل کیا ہم شیعوں کو آپ نے بنو امیہ کا غلام بنا لیا۔ امام نے پوچھا کیونکہ اس نے کہا کہ خلافت آپ نے معاویہ کو دیدی، امام نے جواب دیا بخیر اسوگند میں نے کوئی یاور نہ پایا، (۶) اسی طرح سلیمان بن خرد خزاعی نے آپ سے کہا آپ نے صدائے متعصمین کے جواب میں خطبہ دیا اور فرمایا اور بخیر اسوگند معاویہ ازبائے من بہتر است از بنی جماعت کہ آئند دعویٰ کنند کہ شیعہ من اند و ارادہ قتل من کر دند و مرا غارت کر دند " (ترجمہ) خدا کی قسم معاویہ میرے حق میں اچھا ہے اس جماعت سے جو دعویٰ کرتے ہیں کہ میرے شیعہ ہیں حالانکہ انہی شیعوں نے میرے قتل کا ارادہ کیا اور مجھے غارت کیا، جلاء العیون ۳۲۵

ماتمی شیعوہ انبلاؤیہ چالیس ہزار شیعہ جو خطبے میں شریک ہوئے ان کا نام کون کر رہا ہے؟ ان کی غداری کا راگ کون الاپے گا ہے ان کی بے وفائی سے کون نالاں ہے؟ ان کی پہلو تھی اور سہت تھی کی کون شکایت کر رہا ہے؟ ان کی محبت کا شیرازہ کون بکھیر رہا ہے؟ مصنف کتاب آپ کو نہیں بنائیگا میں بتانا ہوں۔ خود جناب حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ ہیں۔ جو

چالیس ہزار جانباز شیعہ کے مجمع میں اپنی زبان مبارک سے فرمایا ہے ہاں

من از بگایگان ہرگز نہ نالم کہ با من ہرچہ کرداں آشنا کرد

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی یہ شکایت اگر سنی کتابوں میں ہوتی تو شیعہ ہرگز نہ مانتے اور بے سوچے سمجھے یک دیتے کہ یہ سنیوں کا افتراء ہے حضرت امام نے کبھی کوئی ایسی شکایت اپنے شیعوں کو نہیں فرمائی۔ اب کہنے والے بھی شیعہ ملا باقر مجلسی وغیرہ اور کتب میں بھی شیعوں کی جلاء العیون وغیرہ اور گواہ خود جناب حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اس پر بھی شیعہ اپنے آپ کو جنبتی خیال کریں تو پھر ہشتیوں کو ہشتی کہنا ان کو گالی دینے کے برابر ہوگا

چونکہ سو من چون توئی را نام شد لفظ سو من ہم چو صد و شام شد

راجب حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو قہر جاتے ہوئے منزل زبالہ میں پہنچے اور حضرت امام سلم اور عبداللہ بن بقطر کی شہادت سنی تو اپنے رفقا کو ملایا اور فرمایا "قَدْ خَذَلْنَا شَيْعَتَنَا فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ لَا أَضْجَرَافَ فَلْيَضْحَكُوا" غایر حوج "ہمارے شیعوں ہی نے ہمیں رسوا و ذلیل کیا ہے جسکی مرضی واپس جانیکی ہو بے شک چلا جائے۔"

(۲) جلاء العیون میں لکھا ہے "شدیان مادست از یاری ما بروا شدند" میرے شیعوں نے میری نصرت اور حمایت سے ہاتھ اٹھالیا ہے۔

(۳) خلاصۃ المصاب مد پر لکھا ہے "کوفیان پر دغا نے علی الاصل حضرت کی خدمت میں ملے بھیجے حضرت کو بلایا اور جب تشریف لے آئے تو وہ نصرت اور سامان دعوت تو ایک طرف رہا پانی تک فرزند ساقی کو ترپنڈ کیا اور اس کے فرزند و عزیزوں کو تشنہ لب شہید کیا۔"

(۴) میدان کر بلا میں نہ خود نرید تھا اور نہ یزید کی فوج تھی۔ نہ ابن زیاد کے ساتھ شام یا حجاز کی کوئی فوج آئی تھی۔ یاں امام حسین کے مقابلہ میں ان سے لڑنے اور ان کو قتل و غارت کرنے والی جو فوج تھی وہ کوئی فوج تھی اور وہ کوئی وہی شیعہ تھے۔ جو پہلے حضرت علی کم و اللہ وجہ اور امام حسن رضی اللہ عنہ پر ظلم کر چکے تھے اور اب جنہوں نے بالاتفاق امام حسین اور جملہ اہلبیت پر ستم کرنے کے لئے بارہ ہزار خطا اور سب سے قاصد بھیج کر کوفہ سے بوجہ نصرت و حمایت اور حکومت کا سبب مانع دکھا کر طلب کیا۔ اول کوفہ میں ان کے نائب حضرت مسلم کو بُری طرح شہید کیا اور جب وہ خود تشریف لائے۔ تو وہی بلانویا لے کوئی شیعہ یزید کی فوج بن کر حبیب خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرۃ العین امام حسین کے خون کے پیاسے ہو کر کر بلا میں ان پر هجوم کر کے چڑھ آئے۔

(۵) موجودہ زمانے کے ہر روپے اور مرتد شیعہ جو اپنے پند اپن اب دائرہ اسلام میں داخل ہوئے ہیں ضعیف ایمان لوگوں کو بہکانے کے لئے کہہ دیتے ہیں کہ بھائیو! کوئی لوگ شیعہ نہ تھے۔ کوئی تو یکے سنی تھے، دیکھتے نہیں کہ سنیوں کا امام مذہب امام اعظم ابوحنیفہ کوئی تھا۔ اس لئے موقع کے لحاظ سے قرین مصلحت یہی ہے کہ میں ان کی اس دروغبانی اور بددیانتی کو

خود انہی کے اقوال سے آشکارا کرتا جاؤں ممکن ہے کہ شرکاً تو یہ کر لیں، علامہ قاضی نور اللہ شومتری شہید ثلاث مجتہد شیعہ اپنی کتاب مجالس المؤمنین کی مجلس اول ص ۵۳ پر رقمطراز ہے ”نشیع اہل کوفہ حاجۃ باقائدہ دلیل تدارد۔ وسنی بورن کوئے الاصل خلاف اصل و محتاج بدلیل است اگرچہ ابو حنیفہ کوئی یا شد (ترجمہ) اہل کوفہ کے شیعہ ہونے پر دلیل قائم کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ ان کا سنی ہونا خلاف اصل اور دلیل کا محتاج ہے اگر ابو حنیفہ ہی کیوں نہ ہوں۔

جب یہ اطمینان ہو گیا کہ کوفہ کے باشندے شیعہ ہی تھے تو اب یہ دیکھنا ہے کہ میدان کربلا میں جناب حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو اور ان کے رفقاء صحابین کو بھوک پیاس سے تڑپا تڑپا کر مارنے والے کوئی تھے یا کسی دوسری جگہ سے بلالے ہوئے لوگ آئے تھے۔ سنو! خلافتہ المصائب ص ۱۱ میں لکھا ہے ”لَيْسَ فِيهِمْ شَرَّحِي وَلَا حِجَازِي بَلْ جَمِيعُهُمْ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ“ امام کے مقابل فوج یزید میں نہ کوئی شامی تھا نہ حجازی بلکہ سب کوئی تھے۔ اسی

جب یہ ظاہر ہو چکا۔ کہ امام حسین رضی اللہ عنہ اور ان کے کنبہ کو قتل و غارت کر نوا لے صرف کوئی شیعہ تھے تو اتنا اور بھی یاد رکھنا چاہئے کہ آخر وہ کوئی تعداد میں کتنے تھے ہا کتب شیعہ میں اس کے متعلق متعدد اور مختلف روایتیں ہیں۔ لیکن خلافتہ المصائب میں کل کوئی فوج کی زیادہ سے زیادہ تعداد جو لکھی ہے وہ چھ لاکھ ہے۔

(۱۶) ملا قزح جلاء العیون میں لکھتے ہیں کہ امام کے پاس قاصد شکر جانے کے لئے ابن سعد اپنے لشکر کے جس رئیس و امیر سے کہتا تھا کوئی قبول نہ کرتا تھا یہ اس لئے کہ ان میں زیادہ تر وہی شیعہ تھے جنہوں نے خطوط لکھ کر امام ہمام کو عراق بلایا تھا۔ پڑھو جلاء العیون تاکہ تمہاری آنکھوں سے اندھیرا دور ہو جائے اور دوست دشمن کو پہچان سکو۔

عمر شہید بن ربیع چار سزاوار افسر ترو کر ابن سعد کی ماتحتی میں امام سے لڑنے گیا پڑھو جلاء العیون اور حقیقت حال سے مینا ہو کر توبہ کرو۔ یہ شہید بن ربیع نہ صرف کوفہ کے رؤساء میں سے تھا۔ بلکہ محب اہل بیت ہونیکے علاوہ مخلص شیعہ تھا اور سب سے پہلے امام کا سرتن سے جدا کرنے کیلئے ٹھوڑے سے یہی ملعون اتر اٹھا۔ پڑھو خلافتہ المصائب کا ص ۱۱ تاکہ شیعوں کے معائب اور ائمہ کے نواب اور مصائب کا غم کو علم ہو۔ اسی نے عباس بن علی علم دار سے کہا تھا کہ جا کر حسین سے کہ دو کہ اگر تمام روعے زمین پانی ہو جائے تو بھی ہم تمہیں ایک بوند پانی کی نہ دینگے جب تک تم یزید کی بیعت نہ کرو۔ پڑھو خلافتہ المصائب کا ص ۹

(۱۷) قیس بن اشعث فوج یزید میں شریک ہو کر امام حسین علیہ السلام سے لڑا حتیٰ کہ یہ ظالم بعد شہادت امام مظلوم کے جسم اطہر سے چادر مبارک بھی کھینچ کر لے بھاگا پڑھو خلافتہ المصائب کا ص ۱۹۲ یہ قیس ابن اشعث بھی کوفے کا رئیس اور اہل بیت کا مخلص دوست تھا اس نے بھی حضرت امام کو دعوتی خطوط لکھ کر بلایا تھا۔

(۱۸) سلیمان بن مردخزاعی جو شیعوں کے عقیدہ کے مطابق امیر التوابین ہے کون تھا اس کے حالات کا مطالعہ کرو۔ بقیہ پڑھو

لے ہمارے زمانہ میں بھی شہرہ کو فہم کوئی سنی موجود نہیں۔ گوئی تمام کبابی شیعوں پر مشتمل ہو (مسیحی)

حضرت عیسیٰ کا رفع اور آسمانی

حضرت شاہ عبدالغفر نصاب صاحب دہلوی کی بانی

(مولوی حبیب اللہ صاحب مبلغ خربا نصرتی)

(۱) ترجمہ اردو تفسیر موسوم بہ فتح الغر نیز سپارہ عم یعنی تیسواں پارہ (مطبوعہ ۱۳۲۶ھ مطبع قیومی کانپور) ص ۱ پر لکھا ہے
 "اور یہ قصہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر اٹھ جانے کے بعد واقع ہوا تھا اس روز سے نجران کے لوگوں
 نے دین نصرانی کو حق جان کر قبول کیا"

(۲) فتاویٰ عزیزی مترجم اردو (مطبع قیومی کانپور) جلد دوم کے ص ۱۵ پر ہے۔

"جب پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے اور جو امور محتاج دلیل کے تھے وہ علانیہ طور پر ظاہر ہو گئے۔
 اور جو بات سنی جاتی تھی وہ دیکھنے میں آئی اور کوئی حجاب باقی نہ رہا۔ تو بعض یہود دونوں حضرات پر ایمان لائے
 یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے اور اس ضمن میں ان کا ایمان لانا حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر بھی محقق
 ہو گیا اور ان یہود کے علم کے کمال کا اثر اسب نظمیں پر آیا چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انا اولی الناس
 بحیثیت ابن ماری یعنی لوگوں پر یہ زیادہ قریب اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حق میں تو اس حدیث کے
 مفاد سے یہ بھی مقصد ہے کہ مذکور ہوئے اور اس کا عکس بھی ان شاء اللہ الغرزیوں نے والا ہے یعنی جب پیغمبر
 آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد زیادہ زمانہ گزر جاوے گا اور فی القین مذہب کا غلبہ ہوگا خصوصاً
 رجال ملعون نکلے گا تو اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی شان میں لوگوں کے دل میں شکوک اور

بقیہ شیعوں کے مظالم کی داستان طویل ہے۔ محبت کے لباس میں الہی بیت کرام پر کئے ہیں کہاں تک
 لکھے جائیں۔ مضمون لمبا ہوا جاتا ہے۔ ناظرین پڑھتے پڑھتے اکتانہ جابقی میں ذلک العجاة کے مصنف مولوی
 علی محمد سے اور مترجم مولوی امیر دین سے پوچھتا ہوں کہ جو احادیث آپ لوگوں نے اپنی کتاب میں شیعوں کے
 فضائل اور مدارج میں نقل کی ہیں جن سے یہ ظاہر کیا جاتا ہے کہ جنتوں کے مالک حوض کوثر کے وارث سلسیل کے فاضل
 و وارثہ اند کے شیعی ہیں آیا وہ بھی شیعی ہیں جن کا کچا چٹا اور حالات زندگی میں نے جنت شیعوں کی معتبر کتابوں سے ہدیہ
 ناظرین کئے ہیں یا وہ جنتی اور ناجی شیعی موعودہ وقت کے آخریہ پرست شیعی ہیں جن کی زندگی حق بھنگ شراب بغیر
 و باہر ہو جاتی ہے۔ سمجھنے والوں کو ذرا تفصیل سے سمجھا دیجئے گا۔

قصیدہ مصمص فانی

از حجاز و کلام احمد خان صاحب نگلش

۱	الاے عالم صغریٰ جسمانی و روحانی	چرا واضح نے گوئی خدا دادہ سخن دانی
۲	توئی نائب مناب حق دریں معمورۂ عالم	ترا باید سچی بودن بہر رنگے کہ بتوانی
۳	بیائے کمر بائے دل زوجت معدن افکار	بانوار معانی کن مجھے قلب انسانی
۴	علی را آں نبی گفتہ قدالش روح و جاں بادا	تو خواہی بود در امت شیل روح سبحانی
۵	تعالی اللہ بدل ارشاد حق از عالم غیبی	قضا آساشدہ آں ہو ہو جہرا و پہنائی
۶	بہر حاجت بہر رحمت بہر لقمہ بہر لمحہ	ندیم شیعے تا او بود محتاج یزدانی
۷	علی گوید علی جوید علی داند علی خواند	نہ با احمد سر و کارے نہ با درگاہِ رحمانی
۸	ہر آں و صفیکہ آں خاص آبادت خداوندی	ہمدانشان نمودہ وقف آں حضرت نادانی
۹	مرا علی تا بہ اسفل یک نظر بر جال و بر تالش	نہ از قرآن نہ از ایمان نہ از دین مسلمانی
۱۰	چنان کردہ نشانے او خود آں خالق اکبر	معطل و امودہ پس چہ جائے عالم فانی
۱۱	نصائی کئے رسد با ایں چین اطرائے لاجسنی	جو دواں نیز قاصر از چین طومار طولانی
۱۲	بریں سرخفی نگر کہ آں مخدوم رارورے	نشد حاصل در ایام خلافت فتح حقانی
۱۳	چنان خمیر شکن شیر زمین غالب بہر غالب	بیک فتحے نشد فائز بہ آں مقدور و سلطانی
۱۴	خدا میخواست تقضیع و افض را واللہ	چرا بے آب ماندی آنچنان دریائے طوفانی
۱۵	عمر آں فاتح مصر و دمشق و شام و اجنادین	عراق و شہر بگئے فارس و ترک و حراسانی

بقیہ صفحہ ۲۶ شبات کا دخل ہوگا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لاوینگے اور مخالفین کو دفع کرینگے۔ اور شکوک اور شبہات زائل فرما دینگے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دین متین روشن کرینگے۔
(۴) تفسیر فتح العزیز سورہ البقرہ (مطبوعہ ۱۳۱۲ھ مطبعہ محمدی لاہور) ص ۲۵، ۲۶ پر ہے
«وَقَدْ يَقَاتِلُوكَ» یعنی ویک فرقہ را از ایشان مے کشید مثل حضرت شیعیاء و حضرت زکریا و حضرت یحییٰ
و حضرت عیسیٰ بن مریم خود اگرچہ نے الحقیقت براں خباب دستیاب نہ شدند و شبیہ ایشان را باہر کشیدند»

۱۶	قوت حاتمے کہ آں حاصل شدہ فاروق اعظم را	چنان فتحیہ ہیکہ موسے نہ عمرانی
۱۷	چہ نسبت باچنان تنظیم خود شاہ سکندر را	باں شان ابد مدت کجا تخت سلیمانی
۱۸	ز تیغ بے بنیاد آں امیر المومنین حق	نہ از رومی اثر ماندہ نہ از زردشت ایرانی
۱۹	قصہ قیصر و کسری قتاد از تیغ فاروقی	نہ از زور علی فقر ابانہ صدق سلمانی
۲۰	خیانت زین چہ بد باث کہ آں اوصاف خصوص	بدیگر منتقل سازند از احداث نفسانی
۲۱	کجا کسری کجا قیصر کجا سر سبز حیدر	تاسف بر چنین معکوس تجسید و ثنا خوانی
۲۲	بیک فتح کہ بر بے خان میان چند شعل	برزندش نام فیضیر با فقید الدہر قربانی
۲۳	بیک مہرب بیک خیم بیک دل بیک قبر	بیک آں ذوالفقار عاص شد بشیل و لاثانی
۲۴	بیک سو فاختہ اکر ز بیک سو فاختہ خیمبر	بکذب رافضہ سنگ و طہر کا فرستانی
۲۵	چہ باشد خیمبر و قحش کہ آں ایں قدر شہرت	روافض دادہ از تخت الشری تا عرش ربانی
۲۶	اگر انصاف باشد ایں چنین خود باد آں محرم	کہ ہم فرشتہ ہند ایں معرکہ باں جہانمانی
۲۷	عمر ایں زندہ قحہ علی را میسکند پھپھ	ولے داند دل مینا لفرق راج و ثنائی
۲۸	دروغ و حیلہ و غدر و فریب و افترا بندی	نمازہ بیچ بیک نوع ز تو ویرات نیتطانی
۲۹	نفاق و مکر و تلبیسی کہ آں را نیست پلانی	نباشد شیعی کہ تا او نکرده جزو ایمانی
۳۰	بتحریف کلام اللہ ز ازل تا با آخر میں	چہاد ملت بیضا فکندہ از پریشانی
۳۱	چنین ترمات ملعونہ و تزویرات مکنونہ	شدہ اند جہاں شائع ز عبد اللہ صغانی
۳۲	غرض مانند ایں صد ہا و صد چندان خرابیا	مروج در جہاں کردہ رغبض و کین و طغیان
۳۳	اگر بارو نے آید برو از غیر مسلم پرس	چہ از شترتی چہ از غزنی چہ از دوسری چہ نصرانی
۳۴	بریں صدق و مقالاتم نباشد شیون و ماتم	کہ ترس از لومۃ لائم تنزیہ در مسلمانی
۳۵	ز بے قسمت ز بے راحت مر آں سعود طالع را	کہ او محفوظ ماندہ از حین تدیس بامانی
۳۶	خداوند ادل احمد تو میدانی باین معنی	کہ نتوان دید ایں جہد شہر بار ابولجانی

(نوٹ) میرے تربیت دادہ قلمی مسودہ بنام (معدن عجائب) کا یہ شگوفہ ۵۵ھ جو قبل از طباعت ہدیہ ناظرین ہوا۔ قصیدہ مرقومہ کا ترجمہ ہر ایک بیت کا تمبر وار ایک سے تا نمبر ۳۶ درج ذیل کیا جاتا ہے۔ تاکہ عام ناظرین اس سے خاطر خواہ فائدہ حاصل کر سکیں.....

(۱) مے چھوٹے پیمانہ پر عالم خلق و عالم ہر کے نمونہ انسان تم کھلے طور پر واقعات کا اظہار کیوں نہیں کرتے جبکہ تھک دے

تم کو نسخ فہمی کا مادہ دیا ہوتا ہے۔

(۲) تم اس دنیا میں اپنی خود مختاری کے لحاظ سے خدا کے قائم مقام ہو جانا تک پہنچ سکتے ہو چلنا تنہا اسے لئے ضروری ہے۔
(۳) اے کمر با صفت دل اپنے نکالیں سے انوار ہدایت کو جن کا ارادہ کیا گیا ہے ظاہر کرنے تاکہ ان سے دلی صفائی ہو جائے
(۴) رسول خدا نے جن پر ہمارا روح و تن فدا ہو حضرت علیؑ کو فرمایا تھا کہ تم کو ہمارے امت میں بعضے لوگ عیسیٰ روح ہند کی طرح خدائی کے درجے تک پہنچائیں گے۔

(۵) خدا کی شان جو کچھ علم غیب سے آنحضرت نے ارشاد فرمایا تھا بلا کم و کاست وہی کچھ ظہور میں آیا۔
(۶) ہر مدعا سر در دو بلا میں کسی حد تک اور کسی گھڑی بھی ہم نے کسی شیعہ کو نہیں دیکھا کہ وہ خدا کی طرف متوجہ ہو ہو یا خدا کا محتاج ہو۔

(۷) علیؑ ہی کا نام لینے اور علیؑ کو ڈھونڈتے علیؑ کو جانتے اور صرف علیؑ کو لپکا رہے ہیں نہ سید عالم کے ساتھ کوئی کام اور نہ خداوند عالم کے ساتھ کچھ واسطہ۔

(۸) جس قدر اوصاف بھی خدا کے ساتھ مخصوص ہیں وہ سب کے سب یہ جہاں علیؑ کو نذر کر چکے ہیں۔
(۹) اعلیٰ سے ادنیٰ رافضی کے قول و فعل کو اگر گہری نظر سے دیکھا جائے تو ان کا قرآن کے ساتھ کوئی تعلق ہو نہ دین و ایمان کے ساتھ کوئی غرض،

(۱۰) علیؑ کو اس قدر اپنی تعریفوں میں بڑھلے گئے ہیں جس کے سامنے خدا بھی کچھ نہیں تو اوروں کا کیا کہنا جیسا کہ حملہ جبر کا یہ فقرہ (توئی دست قدرت ز بازوے او) یعنی خدا کی قدرت کا ہاتھ بھی علیؑ کے بازو سے مضبوط ہے۔

(۱۱) فن ہنہاں طرزی اور شوق روایت سازی میں نہ تو نصاریٰ رافضی کی مسمری کر سکتے ہیں اور نہ یہود و مکہ اسرائیلیات کی عبادت کیلئے یہ واقعہ کچھ کم ہے کہ باوجود دعویٰ امد الہی اور قوت خدائی کے ایک دن بھی اپنی خلافت میں کوئی فتح حاصل نہ کر سکا۔

(۱۲) خدا کی شان وہ فاتح خیر شیرازہ جو حسب ایمان رافضیہ غالب علی کل غالب ہے جب تخت سلطنت پر جلوہ افروز ہوا تو کئی جنگوں میں ناکام رہا۔ اور ایک بھی ملک فتح کر کے اسلام کے جھنڈے کے نیچے نہ لاسکا۔

(۱۳) خدا کو منظور ہی ہی تھا کہ رافضیوں کو ذلیل و رسوا کیا جائے اور اپنی آنکھ سے ملاحظہ کریں کہ جو کچھ تعزلیات اپنے مولیٰ کی کر رہے ہیں وہ حقیقت نتیجہ کے لحاظ سے سب کچھ الٹے ورنہ تقابلتاً ایسا طوفانی دیا کیوں خشک ہوئے اب ہو جاتا

(۱۴) وہ فاروق اعظم فاتح اعظم جس نے ممالک مصر و مشرق شام و اجازین عراق و غیرہ شہروں کو ایران ترکستان، اور تحران تک فتح اور سرخ کیا۔

(۱۵) جس قدر فتوحات کہ فاروق اعظم کو حاصل ہوئے تھے ویسے فتوحات کی نظیر مولیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں بھی نہیں ملتی اور

بنی اسرائیل اپنی نالائقی سے جس زمین کو جو حاصل نہ کر سکے تھے وہ مسلمانوں کو حاصل ہو گئی۔

(۱۷) وہ انتظامات سلطنت جو عمر فاروقی میں ہوئے وہ سلطان سکند کو کہاں لٹھیں، فاروقی فتوحات کی زندہ یادگاریں کابل طہران بغداد مصر انگورہ حتیٰ کہ مشرق سے مغرب تک اس زمانہ میں بھی موجود ہیں۔

(۱۸) آنحضرت امیر المؤمنین فاتح روم و ایران کی تیغ بے پناہ سے نہ رویوں کا کچھ نشان باقی زمانہ زردشت کا کوئی آتشکدہ۔

(۱۹) قیصر روم اور کسرا نے ایران کے شاہی محلات کو تیغ فاروقی نے سرنگوں کئے تھے۔ نہ کہ علی رضی اللہ عنہ کے قوت بازو اور ابودر و سلمان کے فقر و صداقت نے،

(۲۰) اس سے زیادہ حیات اور بددیانتی کیا ہوگی کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے مشہور عالم فتوحات کو اپنی سخن سازی، اور

جدت طرازی سے دوسروں کے نام پر ظاہر کر کے (دن دھاڑے ڈاکہ مارے) (نوٹ) اخبار و تحف سیالکوٹی مورخہ

۸ جولائی ۱۹۲۳ء میں ملاحظہ سے گزرا کہ اقبال مرحوم نے بموقعہ جلسہ حمایت الاسلام لاہور ایک نظم بعنوان طلوع اسلام پڑھی تھی جس میں ایک شعر یہ بھی تھا۔

مٹایا قیصر و کسریٰ کے استبداد کو جس نے وہ کیا تھا زور جبر فقر و بزرگ صدق سلمان

اس میں کوئی شک نہیں کہ اقبال صاحب اقبال بھی تھے اور دنیاوی علوم کے علامہ بھی، لیکن آخر شاعر تھے اور شاعروں سے

خلاف تحقیق بیانات کا خاصہ ہونا کوئی عجیب امر نہیں، قرآن شاہد ہے کہ والشعر لعل یتجہم (الغاون)

قیصر و کسریٰ کے استبداد کو مٹایا اور شام و روم و ایران میں علم اسلام کو گاڑنے والا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ تھے جس کے کارناموں پر عربی، فارسی، انگریزی، فرانسیسی، اردو بلکہ خود پیر و ان زردشت یعنی پارسیوں کی تاریخیں بھی گواہ ہیں اور ممالک مذکورہ کے درویش زندہ شاہد ہیں اسی لئے ایرانیوں کے دل میں آج تک فاروق اعظم کے خلاف جذبہ بغاوت موجود ہے۔

اقبال مرحوم اس دنیا میں نہیں ہیں ورنہ ان سے دریافت کیا جاتا کہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی فتوحات کو دوسروں کے زور بازو کا نتیجہ قرار دینا کیسے جائز ہے شاعری کے زوہر حقائق پر پردہ ڈال دینا ظلم عظیم ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد اگر کسی ایک جنگ میں بھی (رسوائے جنگ جمل کے) حضرت علی کو فتح حاصل ہوئی ہو۔ یا کبھی سزین ایران یا روم و شام میں تشریف بھی لے گئے ہوں تو ہمیں بتایا جائے۔ آئینہ الی نسل کے مورخ اور طلبا اس بیان بے بنیاد کے متعلق خدا جانے کیا رائے قائم کرینگے۔

(۲۱) ایران اور روم کا فتح کرنا تو درکنار جبکہ خباب حیدر نے کبھی ان ممالک میں قدم بھی نہیں رکھا تو ایسی شان و شوہر اور تعریفوں سے کیا حاصل؟

(۲۲) خیر کے بخت یہودیوں پر جو معدودے چند تھے فتح حاصل کرنا کوئی ایسا کارنامہ نہیں کہ اس کو دنیا میں ایک متبل شجاعت و قربانی قرار دیا جائے۔

(۲۳) ایک مرتب کے قتل اور ایک خیر کی فتح اور ایک دلدل حجر کی سواری ایک قبر کی غلامی اور ایک عاص نام کافر کی تلوار بنام ذوالفقار کی بنا پر تمام جہاں میں بے نظیر اور لاثانی قرارے رہے ہیں۔

(۲۴) ایک طرف تین مملکتوں کو زیر و زبر کرنے والا اور دوسری طرف ایک چھوٹی بستی خیر کا سر کرنے والا لیکن رافضہ کی دھڑی کو دیکھئے۔ کہ کسی یہودہ باتیں بیان کرتے ہیں۔

(۲۵) کیا خیر اور کیا اس کی فتح کہ جس کی شہرت کو روافض زمین سے لیکر عرشِ محفل تک پہنچانا چاہتے ہیں۔

(۲۶) اگر خیر حبشی جنگی لسنی کو ان ہزاروں شہروں اور قلعوں کی فتح سے برابر کرنا ہی انصاف ہو۔ تو خدا تعالیٰ ایسے انصاف کو صفحہ دنیا سے جلد از جلد مٹائے۔

(۲۷) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی از روئے حقارت سہنی اڑاتے ہیں اور شباب علی کو از راہِ جلالۃ آسمان پر چڑھاتے ہیں لیکن اہل دل خلیفہ دوم و چہارم کے فرق مراتب کو خوب جانتے ہیں۔

(۲۸) جھوٹ جیلہ دھوکہ اور افترا پروازی ان فرض شیطنت کے جتنے ہتھکنڈے ہیں کوئی بھی باقی نہیں۔

(۲۹) اسی طرح سے منافقت، مکوتی اور باطل کی ملاوٹ جس کا کوئی حد و حساب نہیں یہ سب کچھ جو نکر ہوئے۔

(۳۰) کیا یہ فتور کچھ کم ہے کہ رافضہ کے اولین و آخرین نے اس قرآن مقدس کے بگاڑنے میں کسی کسی خرابیاں پیدا کر کے اس امت کے اندر افتراق پیدا کر دیا ہے۔

(۳۱) یہ یہودہ تعلیمات اس دشمن خدا عبد اللہ ابن سبا یہودی ساکن شہر صنعاء ملک یمن کی کافرانہ کارستانیوں میں جو دنیا میں خفیہ خفیہ پھیلائی گئیں اور اب رافضہ اس کو علانیہ ظاہر کر رہے ہیں۔

(۳۲) الغرض اس قسم کی صدا و اور سزا و یا خرابیاں محض سرکشی نفخ اور اسلام سے کینہ رکھنے اور بدلہ لینے کی غرض سے دنیا کے کو نہ کو نہ میں پھیلائی گئی ہیں۔

(۳۳) جو کچھ میں نے بیان کیا اگر آپ کو اس کا یقین نہ آتا ہو تو جا کر کسی غیر مسلم تاریخ دان سے دریافت کر کے اپنا اطمینان حاصل کرو مشرق مغرب کے رہنے والوں میں سے چاہے کیسا ہی لاد مذہب ہو پوچھو۔

(۳۴) میری اس سچائی اور راستگوئی پر کسی رافضی کو ماتم نہ کرنا چاہئے اور نہ کسی شیعوں کے ہم پیالہ اور ہم نوا لسنی کو غصہ آنا چاہئے کیونکہ میں نے جو کچھ بیان کیا خدا کے حکم (و لا یخافون لو متہ لا یم) کے ماتحت ہی کیا جس کا مقصد یہ ہے کہ سچا مومن وہ ہے کہ تبلیغ حق میں کسی کی خفگی یا ملامت کی پروا نہ کرے بلکہ اسلام میں ایسے کاموں میں خوف کھانا جائز نہیں (فاللہ احق ان یتخشع)۔

(۳۵) کیسا خوش قسمت ہے وہ شخص اور کسی خوشی و راحت آس نیک بخت کیلئے کہ جو اس قسم کے ہزن دین و امیان امامانی تعلیمات سے محفوظ رہا ہو۔

(۳۶) خداوند اسحق (یعنی غلام احمد خان ننگش) کے دلِ ناصبور کا بھید تو آپ سے پوشیدہ نہیں کہ وہ کسی حالت میں بھی اس ابوالجانی ٹولہ کی اسلام سوز چنگاریوں کو ٹھنڈے دل سے دیکھ ہی نہیں سکتا جو کہ یہ لوگ اسلام کے خرمین امن پر ہر طرف سے گرا رہے ہیں مگر (جف القلم کے سامنے سرخم) اور رضا القضا کے سوا چارہ نہیں۔ والحق (ولو شاء لهداکم اجمعین)

یہ قصیدہ علیا جو خلافت فاروقی و حیدری کے واقعات کے متعلق ایک چھوٹے پیمانہ پر عالم صغریٰ کا حکم رکھتا ہے، میں عرض پیش کیا گیا کہ شیعہ سائل کو جس کا صحیح نتیہ (سوائے ڈاکٹرانہ اریہ ضلع جموں) نہیں پڑھا جاسکتا معلوم اور واضح ہو جائے کہ آپ دلدل کے لئے کیوں پریشان ہیں ادکیوں میری اس تحریر پر غمگین ہیں جو کہ میں نے جو کہ کتاب حیات القلوب مجلسی اس کو مصر کے عیسائی بادشاہ کے صطبل کا ایک نچر لکھا تھا آپ اس کا غم نہ کھائیں آپ کے امانوں کو جو خدائی طاقتیں حاصل تھیں۔ ان کے لئے یہ امر کوئی مشکل نہ تھا کہ دلدل کو پتھر سے عربی گھوڑے کے روپ میں بدل کر براق کا ہم پایہ بنالیا ہو۔

دیکھو ایک عجیب کو عربی بنایا دوم اس کے فارسی نسل کو بدلا کر قریشی کر دیا بلکہ اہل بیت کے مقدس احاطہ میں بھی اس خیر شخص کو داخل کر دیا۔ چہاں رام انسان سے کیا ساور بھی بنا سکتے تھے۔ مشرک اور بت پرست کے اوپر دونوں حرام حرام کو حلال، حلال کو حرام کرنے کے مجاز تھے۔ قرآن مجید میں اپنا بے سرو پا کلام علیا لہذا کی ملاوٹ پر قادر تھے، اندرین حالات کیا تعجب اگر دلدل کے لئے قانون فطرت میں تصرف کر کے کوئی برقی قوت اس کو عطا فرما گئے ہوں۔ لہذا سائل جعفری کو درجف کے الفاظ کافی سمجھ کر اس مضمون کو ختم کرنا ہوں وہ یہ ہے کہ ع جعفری باش ہرچہ خواہی کن، جعفری بنو۔ پھر جو چاہو بوجو چاہو کرو کوئی پوچھنے والا نہیں والسلام علی من اتبع الهدی۔

نہایت عہد حاضرہ کے مزدولہ عظیم یعنی ضایات اللہ مشرقی کے کفریہ غلام اسی کی تحریروں سے نفیل خاک ساری کے ان کی مکمل نرید اس رسالہ میں موجود ہے، پیرزادہ عبدالحق صاحب قاسمی امرتسری نے اس فتنہ کی سرکوبی کیلئے جس متعدی وقابلیت کا اظہار فرمایا ہے، اس کیلئے ہر سچے مسلم کو ان کا ممنون ہونا چاہئے رسالہ کا تیسرا ایڈیشن کئی مضامین کے اضافہ کے ساتھ حال ہی میں شائع ہوا ہے، حجم، صفحات طبع و کتابت عمدہ قیمت ۲۰ روپے محصول ڈاک ار

بسالہ خیر جاری و ترید مذہب خاکساری { از تصنیف پیرزادہ مولانا بابا، الحق صاحب قاسمی قیمت ار
پیشکش: منیر شمس الاسلام، بھیرہ (ریختہ)

بَابُ الْاِسْتِفْسَارِ

(اس عنوان کے تحت میں خریدارانِ جریدہ شمس الاسلام کی طرف سے استفسارات کے جوابات درج ہو کر گئے تھے) ہمارے علاقہ کے شیعوں کا سوال ہے کہ معاویہ امیرِ شام کو تیرہ سو سال سے تمام سنی و شیعہ بالاتفاق اچھا نہیں سوال سمجھتے اسی لئے تیرہ سو سال سے کسی شخص نے اپنے لڑکے کا نام معاویہ نہیں رکھا ہمیشہ بیٹے کا نام تافاؤل کے طور پر نیک اور متقی انتخاب کے نام پر رکھا جاتا ہے، کبھی کسی شخص نے فرعون و دایمان کے نام کو اپنے بیٹوں کیلئے پسند نہیں کیا، اسی طرح چونکہ تمام مسلمان دل سے معاویہ کو برا سمجھتے ہیں لہذا کسی نے بھی اپنے لڑکے کا نام معاویہ رکھنا پسند نہیں کیا گیا آپ جریدہ شمس الاسلام میں اس سوال پر روشنی ڈال سکتے ہیں۔

(عبد اللطیف خان از ضلع جھنگ)

یہ صحیح ہے کسی نے آج تک اپنے بیٹے کا نام فرعون اور دایمان نہیں رکھا جس شخص سے نفرت ہو اس کا جواب نام بھی پسند نہیں ہوتا ابنِ ملجم کا نام عبد الرحمن تھا اسی لئے شیعوں کو عبد الرحمن کا نام اچھا نہیں لگتا اسی ۱۰۰۱ء کی بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ ائمہ سادات کو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ و دیگر صحابہ بالخصوص سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے مرگ عداوت نہ تھی، بلکہ وہ ان کو نیک اور متقی سمجھ کر ان کے اسماء کو بھی اپنی اولاد کے لئے پسند کیا کرتے تھے، شیعوں کی منکر کتاب ریاض الانساب معروف بہ بحر الانساب مطبوعہ ممبئی میں۔ یہ حسب ذیل مثالیں پیش کی جاتی ہیں،

(۱) ام کلثوم بنت سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کر دیا بحر الانساب جلد اول صفحہ ۱۰۱ و مجالس المؤمنین دیگر کتابت ہشتجہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد سیدہ ام کلثوم کا نکاح عون بن جعفر سے ہوا عون بن جعفر کے بعد محمد بن جعفر اور محمد بن جعفر کے بعد سیدہ کا نکاح عبد اللہ ابن طیار سے ہوا (بحر الانساب جلد اول صفحہ ۱۰۱) عبد اللہ ابن جعفر طیار کا ایک فرزند پیدا ہوا جس کا نام معاویہ رکھا گیا اسی معاویہ بن عبد اللہ بن جعفر طیار کے ساتھ سیدہ فاطمہ بنت حسن ثنی بن امام حسن ابن سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کا نکاح ہوا۔ (بحر الانساب صفحہ ۱۰۱ جلد اول) اگر بن حضرت کو امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے نام سے نفرت ہوتی تو سرگز اپنے بیٹے کا نام معاویہ نہ رکھتے، اور حضرت حسن ثنی بن امام حسن رضی اللہ عنہ اپنی صاحبزادی فاطمہ کا نکاح معاویہ نام والے شخص سے ہرگز نہ کرتے،

(۲) ائمہ سادات کی اولاد میں سے حسب ذیل اشخاص کا نام سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے نام پر تافاؤل رکھے گئے اس سے ائمہ سادات کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عقیدت و محبت آشکارا ہو سکتی ہو۔

(۱۱) عمر بن سیدنا علی رضی اللہ عنہ (۱۲) عمر اصغر بن علی رضی اللہ عنہ (۱۳) عمر ابن حسن ابن علی رضی اللہ عنہ
 (۱۴) عمر بن حسین ابن حسن ابن سیدنا علی رضی اللہ عنہ (۱۵) عمر بن محمد بن عمر بن سیدنا علی رضی اللہ عنہ (۱۶) عمر بن محمد بن علی
 زین العابدین بن حسین بن سیدنا علی رضی اللہ عنہ (۱۷) عمر بن علی بن عمر بن زین العابدین رضی اللہ عنہ (۱۸) عمر بن یحییٰ بن حسین بن زید
 بن علی بن سیدنا حسین بن سیدنا علی رضی اللہ عنہ (۱۹) عمر بن افضل بن علی بن امام زین العابدین (ملاحظہ ہو بحر الانساب
 مطبوعہ بمبئی)

(۲۰) سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے نام پر اپنے دو صاحبزادوں کے نام رکھے تھے دونوں صاحبزادے عثمان الاکبر اور
 عثمان الاصغر کے نام سے مشہور ہوئے یہ دونوں میدان کربلا میں شہید ہوئے تھے بحر الانساب ص ۱۷ جلد اول
 علاوہ ازیں سیدہ سکینہ بنت سیدنا حسین رضی اللہ عنہ نے اپنے صاحبزادے کا نام عثمان رکھا بحر الانساب ص ۱۷ جلد دوم
 (۲۱) حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے صاحبزادے عمر الاکبر کے تعلق بحر الانساب ص ۱۷ جلد اول میں لکھا ہے کہ انکی کنیت
 ابو حفص تھی، واولفصاحت زبان وسماحت طبع وعفت ذات معرفت اور

(۲۲) زمانہ حال کے شیعہ بنی امیہ پرست کرنا کارثواب خیال کرتے ہیں مگر خاندان نبوت کے افراد نے بنی امیہ کے ساتھ
 رشتہ داریاں قائم کر کے حواء بیہم کا نقشہ دکھایا شیعوں کو دیدہ عبرت والے حقائق کا مطالعہ کرنا چاہیئے
 سیافہ نسیب حسن ثنی بن امام حسن کا نکاح عبدالملک بن مروان سے ہوا بحر الانساب جلد اول ص ۱۳
 اور سیدہ نفیسہ بنت زید بن امام حسن کا نکاح ولید بن عبدالملک بن مروان سے ہوا اور ایک غرضند بھی اس سے
 پیدا ہوا (بحر الانساب جلد اول ص ۱۳)

(۲۳) حضرت ذوالکافرن امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کے والد میں رائی کے دانہ کے بار بھی امام حسین عاشرہ رضی اللہ عنہ
 سے حضرت ہوتی تو پنی دختر کا نام عائشہ نہ رکھتے (بحر الانساب جلد دوم ص ۱۳)

(۲۴) موسیٰ ابوحنیفہ بن عبداللہ محض بن حسن ثنی بن حسن رضی اللہ عنہ اور عبداللہ ثانی بن موسیٰ الجرجانی والدہ ام سلمہ بنت محمد
 بن ابی بکر بن عبدالرحمن بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ بحر الانساب جلد اول ص ۱۳ اور امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کی
 والدہ ام فروہ بنت قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ تھیں بحر الانساب جلد دوم ص ۱۳ اور ان کی
 رگوں میں خون صدیقی کی آمیزش موجود ہے حضرت جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے نانا قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق
 سے روحانی فیض بھی حاصل کیا تھا اور آپ نسبت صدیقی کے واسطے اسی لئے کتب مصوفیہ آپ سے مروی
 ہے کہ ولدی ابو بکر صدیق

سوال دوم حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی سادت کاشیہ اٹھا کرتے ہیں چنانچہ میرزا احمد علی
 حارثی سرکسری نے خاص اس مسئلہ پر ایک کتاب "نور جیلانی" لکھ کر حضرت محدوح کو غیر سبب ثابت

کرنا چاہا ہے۔ اور اس کتاب میں بے حد سب و دشنام سے کام لیکر اراؤمند ان سلسلہ قادریہ کی دلآزاری کی ہے آپ اس مسئلہ پر روشنی ڈال کر ثواب دارین حاصل فرمائیں (رسائل عبد اللطیف خان)

الجواب خرویں جیلانی کے مطالعہ کا موقع نہیں ملا۔ اگر کسی صاحب کے پاس موجود ہو تو دفتر تہا میں روانہ فرمادیں حضرت شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ الغریز کا حسی و حسینی ہونا مسلم ہے، ملاحظہ ہو۔

بحر الانساب مطبوعہ مبنی طبع اول سے مولف کتاب جو غالی رافضی ہے لکھتا ہے۔

در شیخ محی الدین و هو الشیخ عبدالقادر بن موسی بلقب به خنکی دوست بن عبداللہ بن محمد بن یحیی الزاہد بن محمد بن داؤد بن موسی بن عبد اللہ معروف بموسی الاثنی فی بن موسی الجون بن عبد اللہ محض بن حسن شنی بن امام حسن بن علی رضی بن ابی طالب مادرش فاطمہ زہرا بنت ابی عبد اللہ صومی است مولدش در گیلان در سال ۴۶۱ هجری و وفات او در سال ۵۶۱ هجری در بغداد صاحب مقامات و کرامات بود بعد از تکمیل علوم ظاہر و تحصیل مقامات باطن پرور و ریاضات اشتغال نمود، و شیخ را خلفا و تربیت یافتگان بے شمار است، در بلاد سند و بلاد عراق عرب وغیرہ،

در بلاد ہند و بلاد عراق و سیرہ
حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے زمانہ میں مذہب شیعہ کی ترغیب کی فرمائی تھی اور اپنی کتاب
غنیۃ الطالبین میں صحابہ کرام کی مدح اور شیعوں کی مذمت موجود ہے اسی لئے متعصب شیعہ آپ سے عداوت رکھتے ہیں
اور ازراہ عناد صرف آپ کی سیادت کے منکر ہیں بلکہ مجاہد اللہ اپنی کتابوں میں آپ کو ملعون لکھتے ہیں شیعوں کا دعویٰ محبت
ساوات محض ہے اصل وہ بے بنیاد ہے سنی سیدوں کو لعنت کرنا، اور ان پر تبرک کرنا جائز سمجھتے ہیں یہ لوگ سیدوں کو اپنے
نہایت مذہب کی اشاعت کے لئے کراہ کار بناتے رہے ہیں ورنہ انہیں اہل بیت سے قطعاً محبت نہ تھی کونہ شیعوں
کے کارنامے دنیا پر پوشیدہ نہیں

روزنامه

اسلامیوں نے ہندو پندرہ روزہ رسالہ

انوارِ رسالت
اسلامیہ سنہ ۱۳۶۰ھ

اسلامی علمی اور
لاہور

اسلامی علمی ادارہ
کا مجموعہ ہے
اس قدر مطالعہ فرمائیں
کیسے شافعیہ فرقہ پنچھ
سال پھر رسالہ ملت

اسلام کو حاصل کرنے پر

ملک کا بیٹا

بسم الله الرحمن الرحيم

3

شیعوں کا عقیدہ امامت

غیر مسئول مطابق لغانی اور ناجائز نسلی امتیاز

(از مولانا ابوسعید مختار بری ایڈیٹر مدینہ)

اہل تشیع کے عقیدہ امامت کے مسئلہ میں گفتگو کا آغاز کرنے سے قبل بحث کو آسانی کے ساتھ ذہن نشین کرنے کی خاطر ضروری ہے کہ مندرجہ ذیل تحقیقات قائم کی جائیں۔

(۱) کیا عام مذاہب عالم کا بالعموم اور اسلام کا بالخصوص یہ دعویٰ ہے کہ وہ روئے زمین پر بسنے والے ہر انسان کی دنیوی اور اخروی صلاح و فلاح کا پیغام لیکر آیا ہے یہ الفاظ دیگر کیا ہر مذہب بالعموم اور اسلام بالخصوص اس کا مدعی ہے کہ وہ انسان کی معاشرتی، سیاسی، ذہنی اور اخلاقی بھلائی کا مکمل پروگرام رکھتا ہے اور یہ کہ دنیا کا کوئی مذہب اس سے زیادہ عمدہ زیادہ قابل قبول اور عام انسانوں کے لئے زیادہ مفید پروگرام پیش نہیں کر سکتا۔

(۲) کیا کسی مذہب کی حقانیت کا پورا اور آخری ثبوت یہ ہے کہ وہ انسان کے انفرادی معاشرتی اور ملی تمام جائز حقوق کی نگہداشت کرتا ہو؟

(۳) کیا کوئی ایسا مذہب الہامی ہونے کا مدعی ہو سکتا ہے جو محرومہ ارضی پر بسنے والے تمام انسانوں کیلئے یکساں مفید اور قابل عمل نہ ہو اور جس سے دنیا کے کسی گروہ یا جماعت یا قوم کے کسی صحیح اور جائز مطالبہ اور خواہش پر ضرب لگتی ہو؟

(۴) کیا کوئی ایسا مذہب الہامی ہو سکتا ہے جس کا کوئی اہم ترین اور بنیادی فیصلہ دنیا کی عقل عمومی کی خلاف ورزی ہو اور دنیا کے بسنے والوں کو ان کے کسی جائز حق سے محروم کرنا چاہتا ہو؟

اب مناسب ہو گا کہ ان چاروں تحقیقات میں سے ہر ایک پر فرداً فرداً بحث کی جائے۔

ان چاروں تحقیقات کو بخوبی ذہن نشین کر لینے کے بعد اب آئے، حضرت علیؑ کی ”الوہی خلافت“ کے عقیدے پر غور کیجئے دیکھئے ”الوہی خلافت“ کا مطلب یہ ہے کہ:-

خداوند کریم نے پہلے کر دیا تھا کہ رسول کریمؐ کے بعد ان کے داماد حضرت علیؑ خلیفہ ہوں۔ اور حضرت علیؑ کے بعد ان کی اولاد میں سے کسی کو یہ منصب جلیل تفویض کیا جائے اور اس طرح یہ سلسلہ تاقیامت جاری رہے گا۔ اب اگر آپ اسلام کے اس بنیادی عقیدہ کا تجزیہ کریں تو اس سے مندرجہ ذیل ضمنی عقائد مستنبط کر سکتے ہیں،

(۱) خلافت و امامت صرف حضرت علیؑ کی نسل کے لئے مخصوص ہے۔

(۲) خلیفہ دیا امام کی وفات پر اس کی جانشینی کے لئے پیش رو کا بیٹا یا بیٹے کی عدم موجودگی میں پیش رو کا کوئی اور

قریب ترین عزیز ہونا اسی طرح ضروری ہے جس طرح شامان خود مختار کے ہیاں ولیہدی کے لئے۔

(۱۳) اگر روئے زمین کے تمام باشندے مسلمان ہو جائیں تب بھی ان میں سے کوئی خلافت کی منت کا مستحق قرار نہیں پاتا

(۱۴) دنیا کے تمام مسلمان حضرت علی کی نسل راہی اور ابدی خلافت میں رہنے پر مجبور ہیں۔

(۱۵) چونکہ رسول کے بعد علیؑ اور ان کی اولاد ہی خلافت و امامت کی حقدار ہے اور وہی الوالام، آقا و مولا ہیں اس لئے

روئے زمین پر بسنے والے ہر مسلمان کے لئے یہ فرض ہے کہ وہ ابد الابد تک "آل علی" کے سرشاہ پر بلا چون و چرا تسلیم ختم کرتا رہے۔

(۱۶) اگر دنیا کا کوئی مسلمان سب سے زیادہ متورع، متقی، باخدا، مدبر، عالی دماغ، اور بیدار مغز ہو تب بھی جانشینی کے

وقت اس کو زیر بحث نہیں لایا جائیگا۔ بلکہ علیؑ کی اولاد میں سے ولیہدی کے مروجہ اصول کے بموجب کسی نہ حقدار کو مند

خلافت و امامت پر متمکن کر دیا جائے گا۔

اب ان عقائد کو غور دیکھئے اور معلوم کیجئے کہ آیا یہ عقائد آپ کی عقل عمومی کے بنیادی اور اصولی مسلمات کے

مخالف تو نہیں، یعنی آیا ان عقائد کے مان لینے کے بعد انسان کے انفرادی معاشرتی اور ملی تمام جائز حقوق کی مکمل

نگہداشت ممکن ہو سکیگی؟ آیا اس قسم کا اصول معمرہ و مرضی پر بسنے والے تمام انسانوں کیلئے یکساں مفید اور قابل عمل ہو

سکے گا۔ آیا اس سے دنیا کے کسی گروہ یا جماعت یا قوم کے کسی صحیح اور جائز مطالبہ خواہش پر ضرب تو نہیں چھگی؟ اور آیا یہ

عقیدہ دنیا کے بسنے والوں کو ان کے کسی جائز حق سے محروم کرنے کا موجب نہ ہوگا؟

دیکھئے ان عقائد کا نشا یہ ہے کہ شارع اسلام کی خواہش یہ تھی کہ ان کی وفات کے بعد مسلمانان عالم پر ان کی نسل

مستقیم قیامت سلطان مطلق کی حیثیت سے حکمرانی کرے اور ان کی نسل کے افراد کے موجود ہوتے ہوئے روئے زمین کا کوئی

مسلمان منہ خلافت کا امیدوار نہ ہو سکے، بالفاظ دیگر یہ ہے کہ اجتماعی اور عمرانی نقطہ نظر سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

دنیا کے سامنے دو چیزیں پیش کیں،

(۱) غیر مسئول مطلق العنان حکومت جو خلیفہ کی اولاد میں نسلاً بعد نسل منتقل ہوتی رہے (۲) نسلی امتیاز، جسکے ماتحت اولاد

رسول دنیا کے عام انسانوں پر ابد الابد تک حکمران ہونے کی حقدار ہے اور آل علی کا ہر سچا ماں کے پیٹ سے یہ استحقاق لیکر

پیدا ہو کر دنیا کے تمام مسلمانوں کی گردنیں اس کی عقیدت و احترام کے ساتھ خم ہو جائیں محض اس لئے کہ وہ دیکے آزال علیؑ

ہے نہ کہ اس لئے کہ اس نے اپنی ذاتی صلاحیت و استعداد خدمت و امتیاز کے ماتحت عام ہر وغیرہ حاصل کی ہو

اب پوری سنجیدگی اور انصاف پسندی کے ساتھ غور کیجئے کہ اگر کوئی مذہب دنیا پر اس قسم کی مطلق العنان نسلی امتیاز

کو مسلط کرنا چاہے تو کیا وہ مذہب انسانی حقوق کے احترام و تحفظ کے تمام مذکورہ بالا دعویٰ نیز "عقل عمومی" کے اعتبار سے

دنیا کے لئے قابل قبول ہو سکتا ہے؟ — اور کیا اسلام کے ان کھلے ہوئے اور واضح احکام کی موجودگی میں جن میں انسانی مساوات، حریتِ شخصیت، آزادیِ فکر و رائے اور نسل و نسب کے امتیازات کے انہی پر بار بار زور دیا گیا ہے، اس عقیدہ کو تسلیم کرنا اسلام کے اصولی عقائد میں ناقابلِ فہم و تضاد نتائج کو داخل کرنا نہیں ہے۔ پس اگر الوہی خلافت کے مذکورہ بالا استحقاق کو صحیح تسلیم کر لیا جائے تو اس کا صاف مطلب یہ ہو گا کہ اسلام دنیا میں غیر مسئول مطلق العنانی اور ناجائز نسلی امتیاز کو قائم کرنا چاہتا ہے۔ ذرا زیادہ وضاحت کے ساتھ اس کو یوں سمجھئے کہ یہ بالکل ایسا ہی ہو گا۔ جیسے سڑک پر یہ طے کرنے کے کہ ”مجھے خدا کی طرف سے یہ پیغام ملا ہے کہ میں اور میرے بعد میری اولاد نسلِ ابد الابد تک جہنم میں رہے گا“ اس قسم کا دعویٰ آپ کے گوشہ گزار کیا جائے تو آپ اس کا خیر مقدم کس طرح کریں گے؟ اور آپ اس قسم کے اعلان کو دنیا کے لئے برکت سمجھیں گے یا لعنت؟ — خیر آپ تو برکت و لعنت کا سوال طے کرنے میں سلف کے اقوال ہی کو لوٹ پلٹ کرتے رہیں گے۔ لیکن یورپ کے باشندے جو اجتماعی اور شخصی حریت کے مفہوم سے بخوبی آشنا ہو چکے ہیں۔ بہت جلد اصل حقیقت کو اپنے ڈکٹیٹر کے گلے تار دینگے اور ابھی اخبار کا دوسرا پرچہ شائع بھی نہ ہونے پایگا کہ اخبارات میں آپ موٹے موٹے حروف سے لکھی ہوئی یہ سرخی پڑھ لینگے۔

”یورپ کے ایک مخبوطِ الحواس ڈکٹیٹر کی لاش دریائے رائن کے سپرد کر دی گئی۔“

میں اس وقت آیات و احادیث سے اس حقیقت کو ثابت کرنا نہیں چاہتا کہ اسلام جمہوریت کا مدعی ہے یا نسلِ مطلق العنانی کا۔ میں تو آپ کی عقلِ عمومی سے یہ سیدھا سا سوال کرتا ہوں کہ اگر آپ اسلام کو سچا اور الہامی مذہب قرار دیتے ہیں تو کیا آپ کے نزدیک اس کا ایک بنیادی اور اساسی عقیدہ اس نوع کا ہو سکتا ہے؟ کیا اسلام دنیا کے رہنے والوں پر اس طرح ایک نسل کو قیامِ قیامت تک کیلئے فرمانروائی کرنے کا ٹھیکہ دے سکتا ہے؟ اور اگر اسلام ایسا حکم دے تو کیا آپ اسے الہامی اور الوہی مذہب قرار دینگے؟

دیکھئے اگر آج ”الوہی خلافت“ کا مسئلہ طے شدہ ہوتا، اور اسلام میں ”آل علی“ کو بلا چون و چرا استحقاقاً یکے بعد دیگرے خلیفہ تسلیم کر لیا جاتا کرتا۔ تو ہر سید کے دماغ آسمان پر ہوتے وہ اپنے کو حکمرانِ خاندانِ کافر و سمجھتا، اور شاید آج راقمِ محروف بھی اس مساوی سطح پر ناظرینِ مدِ مینہ سے مخاطب ہونے کی ”ذلت“ کو گوارا نہ کرتا اس لئے کہ بہر حال سید ہونے کی تھوڑی بہت قیمت تو اس خاک راکھ بھی ملتی ہی۔

پھر یہ چیز کوئی ایسی نہیں ہے جس کا تعلق صرف میری ذاتی پیشین گوئی یا قیاس آرائی سے ہو۔ جی نہیں۔ دورِ جاغئے اپنے ہندوستان ہی میں ان فرقوں کو دیکھئے جن کے یہاں اس قسم کا ”الوہی استحقاق“ تسلیم شدہ ہے، اور پھر ہندو ازمہ کیجئے کہ گروہی چیز سارے اسلامیانِ عالم پر سلاطِ کردی جاتی تو ہم مسلمانوں کی کیا درگشاہتی؟

آپ ہر مائٹس سر آغا خان سے ناواقف ہونگے۔ یہ اہل تشیع کے اس مخصوص فرقے کے ”مام“ ہیں جو خود فرقہ کہلاتا ہے۔ آپ براہ راست حضرت علیؑ سے نسلی تعلق رکھتے ہیں جو ہر فرقے کا یہ عقیدہ ہے کہ آغا خان خدا کی طرف سے مذہبی اور دنیوی اقتدار سے کل مسلمانان عالم کے سوار و آقا ہیں اور ان کے بعد ان کے صاحبزادے پرنس علی خان اس سرداری و خواجگی کے مستحق ہیں۔ ————— یعنی وہی عقیدہ جو اس وقت زیر بحث ہے۔

اس کا نتیجہ کیا ہے؟

آغا خان اور ان کے صاحبزادے پرنس علی خان کی زندگیوں سے کون ناواقف ہے؟ یورپ کی حسن بار حسن پاشا نگینوں میں رہتے ہیں ان کی بیویاں بے پردہ ہیں۔ ریس رکھوڑوڑ میں وہ کروڑوں روپیہ ہر سال لٹا دیتے ہیں ایک لاکھ روپیہ کا ایک ایک گھوڑا خرید جاتا ہے۔ غرض کہ زندگی کا وہ کون سا عیش ہے جو انہیں حاصل نہیں ہے لیکن اس کے باوجود خود فرقہ۔ مذہبی اعتبار سے ان کا غلام ہے۔ ان کے غسل کا پانی حفاظت سے جمع کیا جاتا ہے۔ اور بیماروں کو شفا کی خاطر پلایا جاتا ہے۔ ————— اور کیوں پلایا جاتا ہے؟ جب کہ تو محمدی سلسلہ سلسلان میں منتقل ہوئے۔ ————— ان کے پاؤں دھو کر پئے جاتے ہیں۔ ان کے قدموں کے نیچے کی خاک کو خاک شفا قرار دیا جاتا ہے الخ۔ یہ سب کچھ کیا جاتا ہے جسے سنکر آپ کو یقین بھی نہیں آسکا۔ آغا خان کو چھوڑیے اگر کبھی مہی جانے کا اتفاق ہو تو سیدنا پیر سید الدین طاہر کی بارگاہ جلال میں دو م رکھے آپ بھی آل رسول ہیں۔ براہ راست حضرت علیؑ کی نسل سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور انہی امامت کی وجہ سے ساری دنیا کے بوہرہ فرقہ کے روحانی اور دنیوی پیشوا ہیں ہر بوہرہ پر فرض ہے کہ ہر سال آپ کی بارگاہ کو ایک مخصوص ”ٹکیس“ جس کا کوئی خاص مذہبی نام ہے۔ ————— بھرے پھر حقیقہ، ختمہ، زکاح اور موت کے مواقع پر بھی مختلف قسم کے ٹکیس بھر دیں جو اس بارگاہ کو دے جاتے ہیں۔ جبکہ وجہ سے اس وقت کوئی کروڑ روپیہ کی رقم کے واحد مالک، حضور سیدنا ”ہیں آپ ایک نہایت پختلک و عالی شان کو بھی ہیں رہتے ہیں۔ کوئی نکلی ہوئی ہر وقت آپ کی سروں میں ہوتی ہیں دسترخوان پر مارون، دامون کے الوان نظر آتے ہیں۔ فرسٹ کلاس آیا غالباً اسپیشل سیلون میں آپ سفر کرتے ہیں جہاں جاتے ہیں لوگ سچ چچ آپ کے قدم لینے ہیں اور ماشاء اللہ شرع محمدی کے بموجب آپ کی چار میواں بھی ہیں۔ ممکن ہے کچھ نوڈیاں بھی ہوں۔

کیا ان مناظر کو دیکھنے کے بعد آپ یہ نتیجہ ساقی نہیں نکال سکتے کہ اگر انہی خلافت کے مذکورہ بالا مسئلہ علیہ المسلمین کا ایمان ہوتا تو پھر اسی قسم کا ایک خلیفہ یا امام ہم سب ”ایمان والوں“ کا بھی ہوتا۔ اور ہم سب چالیس کروڑ فرزندان توحید ایک ایسے ”آغا خان“ کے مطیع و متقاد ہوتے جو پیرس و نیپلز میں گھوڑے دوڑایا کرتا اور ہاری جیبوں سے ہر سال کروڑوں روپے لے کر بول چہرہ شاہی کلدار“ وصول کرتا رہتا۔

پھر یہ طریق عمل کچھ میرے ہی نزدیک قابل اعتراض نہیں بلکہ خود بوہروں اور جوہوں کے تعلیم یافتہ طبقے میں ایسے دماغ پیدا ہو چکے ہیں جو علانیہ اس چیز سے اپنی بیزاری کا اعلان کر رہے ہیں، بوہروں میں تو مستقلاً ایک ایسی جماعت ہی تشکیل

انہوں نے "سیدنا کی اس امتیازی اور شان کبریائی" کے خلاف عدالتی علم بناوت بلند کر دیا ہے اور جس پر وہ حضور
سیدنا ابنی قدس جلالت کی تصور کا آخری داعی اور جس صورت فرما چکے ہیں یعنی، رقم کے عام گستاخ و بے ادب افراد کو ذات سے
بہرہ نہ لگایا ہے اور اب وہ در سیدنا کے غلصہ میں آگے بڑھا کر نہ تو شادی کر سکے ہیں نہ ان کی کسی تقریب میں بلائے
جائیں گے، اور نہ کوئی اور صحیح العقیدہ بوہرہ ان کی کسی تقریب میں شریک ہو سکتا ہے۔

در س خودداری

نہیں جو دہر میں مسلم جہاں نواز نہ ہو
حق آشنا ہو اگرچہ سہزار رنگ مجاز
سوائے ہستی خلاق دو جہاں ہرگز
بیجائے سرمہ اگر زخم پر ہو زخم ملے
نہ دیکھ براحت زارع و زغن بکاشانہ
خود آپ اپنا مقدر بنا لے بگڑا ہوا
نہ ہوگی رفعت پارسینہ پھر نصیب شوق
جو تنجھکو پاس رہ سید مجاز نہ ہو
(محمد حسین شوق پلاوی)

فہرست اہل مجلس مرکز یہ خیر الانصار بھیرہ

از ۵ مارچ ۱۹۳۸ء تا ۲۷ جون ۱۹۳۸ء

۵ مارچ ۱۹۳۸ء تک کے داخل کی تفصیل ماہ جون ۱۹۳۸ء کے جریدہ میں شائع ہو چکی ہے اس کے بعد کے
داخل کی فہرست درج ذیل ہے حمد معاونین کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے اللہ کریم سب کو اجر عظیم عطا فرمائے آمین

تاریخ	نام	رقم	تاریخ	نام	رقم
-------	-----	-----	-------	-----	-----

۳۹	مولوی حکیم شاہ محمد ضاربھیرو اللہ	نام معلوم الاسم	عمر	شیخ محمد نذیر صاحب
"	سماۃ راجاں بی بی صاحبہ	غلام فرید صاحب ڈھڈھی	عمر	غلام حسین صاحب بھیرو
"	میاں احمد ضاربھیرو	نام معلوم الاسم	عمر	منقری زرقم بعد اوقات
"	مولوی حکیم عبدالحی صاحب	از مندر وچہ بعد دوپہر	۵	آخری جلسہ لائے
"	چک ۲۶ شمالی بھٹ	حاجی غلام حبیب صاحب بھڑون	عمر	مولوی محمد حبیب صاحب بھیرو
"	ملک مرزا خان صاحب بھیرو	از خانہ علی الحدیث صاحبہ	عمر	قیمت چتر پیل
۳۸	مستری کریم الدین صاحبہ	میاں فتح محمد صاحب بھیرو	عمر	سراج الدین صاحبہ
"	محمد فضل حکیم صاحب چک ۱۹ شمالی	سلمان فتح گڑھ	۸	۳۸
"	عالی خاں بھڑاں بہادر ملک شرم	از مندر وچہ وقت شام	۲	۱۰
"	خان صاحب کون کوٹ جاکم خان	امام بخش صاحب بھیرو	عمر	"
"	مستری کریم الدین صاحب بھیرو	اللہ دتہ صاحب	عمر	مستری فضل الہی صاحب بھیرو
"	حاجی محمد امین صاحب	خواجہ میر احمد صاحب	۱۵	۳۸
"	سلمان محبت شاہ لطیف بھیرو	نام معلوم الاسم	عمر	غلام محمد صاحب
"	شیخ محمد اکرام صاحب بھیرو	"	عمر	خواجہ عبدالرشید صاحب
"	سماۃ ثریا بیگم صاحبہ	"	عمر	از مندر وچہ بروز جمعہ
"	خان بہادر شیخ میر حسن صاحبہ	"	عمر	حیات صاحب پندکو
"	عبدالرشید صاحب پراچہ بھیرو	"	عمر	شیر صاحب گاما
"	منقری چنہ از اجلاس ال	از مندر آمدہ از اجلاس آخری لائے	۱۵	منشی بکت علی صاحب کون کوٹ
"	"	حاجی غلام حبیب صاحب بھیرو	عمر	قیمت چاندی آمدہ از جلسہ لائے
"	"	"	"	۳۸
"	"	"	"	"
"	خواجہ محمد سعید عبدالرشید صاحب بھیرو	میاں محمد امین صاحب	عمر	غلام محی الدین صاحبہ
"	اللہ دین صاحب بھیرو	میاں محمد اعظم صاحب	عمر	کرم علی صاحب چکر لائے
"	معلوم الاسم	شیخ محمد نذیر صاحب	عمر	میاں فضل کریم صاحب کون کوٹ
"	میاں امام بخش صاحب بھیرو	حضرت صاحبہ درجہ مولیٰ صاحبہ	عمر	شیخ محمد صاحب بھیرو
"	عاجن خدیجہ بی بی صاحبہ	محمد اعظم عبدالغنی صاحب پراچہ بھیرو	عمر	حاجی احمد صاحب
"	سحریت محمد الدین صاحبہ	حکیم غلام حبیب لانی صاحب	عمر	ساناں صاحبہ کون کوٹ
"	"	"	"	خان بہادر شیخ فضل علی صاحب کون کوٹ

۱۹۳۸	حافظ گل حسین صاحب	۱۹۳۸	ملک خدا بخش صاحب	۱۹۳۸	مستری الله قنا صاحب
۱۹۳۸	محمد عظیم صاحب	۱۹۳۸	منشی محمد الدین صاحب	۱۹۳۸	فضل الهی صاحب
۱۹۳۸	نذریع صند و پچی	۱۹۳۸	فضل الهی صاحب	۱۹۳۸	محمد حبیب صاحب
۱۹۳۸	سحاب صاحب بھیر	۱۹۳۸	میان محمد امین صاحب	۱۹۳۸	پیرانند صاحب بھیر
۱۹۳۸	مسلمانان حضور پور	۱۹۳۸	شیخ محمد اکبر صاحب نیشتر	۱۹۳۸	مستری الله دین صاحب بھیر
۱۹۳۸	مولوی عبدالغفور صاحب	۱۹۳۸	مستری بخش صاحب	۱۹۳۸	شمس الدین صاحب
۱۹۳۸	حکیم ابوالبرکت عبدالرؤف	۱۹۳۸	محمد حیات صاحب	۱۹۳۸	ملک حبیب صاحب
۱۹۳۸	سحاب کلکتہ	۱۹۳۸	سلطان احمد صاحب بھیر	۱۹۳۸	محمد الدین صاحب
۱۹۳۸	سیکری صاحب انجمن فنی اسلام	۱۹۳۸	نصیر الدین صاحب	۱۹۳۸	حافظ غلام محمد صاحب
۱۹۳۸	شام سنگ	۱۹۳۸	شیخ علی محمد صاحب	۱۹۳۸	حافظ فضل الهی صاحب
۱۹۳۸	میان عبدالعلیم صاحب کلکتہ	۱۹۳۸	حاجی مستری محمد شفیق صاحب	۱۹۳۸	کرم الهی صاحب
۱۹۳۸	از سند و تچہ بروز بھیر	۱۹۳۸	علی محمد صاحب	۱۹۳۸	میان محمد صاحب
۱۹۳۸	چندہ اراکین حزب انصار	۱۹۳۸	مولوی محمد الدین صاحب	۱۹۳۸	سراج الدین صاحب
۱۹۳۸	سید ایک آفندہ	۱۹۳۸	میان محمد اعظم صاحب	۱۹۳۸	کرم الهی صاحب
۱۹۳۸	حافظ فضل الیم صاحب بھیر	۱۹۳۸	میان محمد صاحب	۱۹۳۸	حاجی عبدالوہاب صاحب کلکتہ
۱۹۳۸	حاجی	۱۹۳۸	میان غلام محی الدین صاحب	۱۹۳۸	مستری غلام محمد صاحب بھیر
۱۹۳۸	صدر الدین صاحب	۱۹۳۸	محمد رمضان صاحب	۱۹۳۸	غلام محمد صاحب
۱۹۳۸	محمد الدین صاحب	۱۹۳۸	محمد امین صاحب	۱۹۳۸	شیخ محمد ظہور صاحب کھنٹ کھنٹ
۱۹۳۸	غلام قادر صاحب	۱۹۳۸	مستری دولت محمد صاحب	۱۹۳۸	عطاء الله صاحب جہانپور صاحب
۱۹۳۸	میان محمد امین صاحب	۱۹۳۸	فضل کریم صاحب	۱۹۳۸	از سند و تچہ بروز بھیر
۱۹۳۸	مستری فضل الهی صاحب	۱۹۳۸	حافظ محمد بخش صاحب	۱۹۳۸	خواجہ محمد امین صاحب بھیر
۱۹۳۸	الله قنا صاحب	۱۹۳۸	محمد صدیق صاحب	۱۹۳۸	محمد یوسف صاحب بیانی پور
۱۹۳۸	حافظ جان محمد صاحب	۱۹۳۸	حافظ غلام محمد صاحب	۱۹۳۸	از سند و تچہ بروز آیت دار
۱۹۳۸	مولوی محمد انور صاحب	۱۹۳۸	میان راجہ صاحب	۱۹۳۸	نذریع نذیر حسین صاحب بھیر
۱۹۳۸	حاجی محمد الدین صاحب	۱۹۳۸	حافظ فضل الهی صاحب	۱۹۳۸	مرزا صاحب

۲۹	غلام حسین صاحب	۴	سلطان احمد صاحب	بھیرہ	۴	حاجی غلام محی الدین صاحب	۴
۳۱	مسلمانان دین پور	۶	شیخ محمد نذیر صاحب	عمر	۸	ماسٹر غلام محمد صاحب	۸
۳۲	میان اللہ دین صاحب	۶	مستری دوست محمد صاحب	۴	۴	مستری محمد صادق صاحب	۸
۳۳	ابو غلام رسول صاحب جنگ	۶	فضل کریم صاحب	۲	۲	مستری محمد عظیم صاحب	عمر
۳۴	نذیر میاں محبوب الہی صاحب بھیرہ	۱۲	میاں راجہ صاحب	۴	۴	مستری محمد حبیب صاحب	۱۲
۳۵	ازمند و قچہ بروز جمعہ	۴	مولوی محمد الدین صاحب	۴	۴	میاں محمد شریف صاحب دہلی	۱۲
۳۶	کرم الدین صاحب میانی خود	۸	محمد امین صاحب	۴	۴	میرزا لے ابی محمد شریف	۴
۳۷	نذیر یوحنا اختار احمد صاحب	۸	میاں محبوب الہی صاحب	۸	۸	صاحبان دہلی	۳
۳۸	میاں غلام محی الدین صاحب بھیرہ	۱۰	میاں محمد صاحب بھیرہ	۴	۴	میرزا صدیقی جیلانی کپڑی	۳
۳۹	محمد عالم صاحب مسلم بھیرہ	۱۰	میاں غلام محی الدین صاحب	۴	۴	دھلی	۳
۴۰	علیم محمد عتیق صاحب	۱۲	شیخ محمد اکبر صاحب	عمر	۱۵	نذیر حضرت پیر پیر احمد فٹ	۱۵
۴۱	ازمند و قچہ بروز اتوار	۲	ملک فضل الدین صاحب	۴	۴	شاہ صاحب انوار	۳
۴۲	خواجہ محمد سعید علی الغفور صاحب بھیرہ	۶	مسلمان دروازہ چاک بھیرہ	چاک	۶	راجہ صاحب بھیرہ	عمر
۴۳	خواجہ عبد الرشید صاحب بھیرہ	۲	ازمند و قچہ بروز جمعہ	۵	۵	ازمند و قچہ بروز جمعہ	۵
۴۴	عالم خان صاحب عبد المجید صاحب بھیرہ	۶	خواجہ محمد امین صاحب بھیرہ نذیر صدیقی	۵	۵	خواجہ محمد امین صاحب نذیر صدیقی	۵
۴۵	عالم خان صاحب فضل الہی صاحب بھیرہ	۶	میاں فضل کریم صاحب	عمر	۱۵	مہر محمد رمضان صاحب بھیرہ	عمر
۴۶	حاجی فضل کریم صاحب بھیرہ	۸	مولوی محمد انور صاحب بھیرہ	۸	۸	مستری غلام محمد صاحب	۱۲
۴۷	شیخ فضل الدین صاحب	عمر	منشی محمد الدین صاحب	۱۰	۱۰	مہر امام الدین صاحب	عمر
۴۸	حافظ دوست محمد صاحب	عمر	میاں محمد صاحب	۴	۴	ازمند و قچہ بروز جمعہ	۳
۴۹	میاں امام بخش صاحب	۴	مستری اللہ دے صاحب	۴	۴	مسٹر سلیم احمد صاحب دہلی	عمر
۵۰	حاجی محمد الدین صاحب	۴	محمد حیات صاحب	۴	۴	خواجہ محمد عمر صاحب اگرہ	عمر
۵۱	مستری محمد امین صاحب	عمر	فضل محمد صاحب	۲	۲	حاجی نذر محمد صاحب اگرہ	عمر
۵۲	حافظ محمد بخش صاحب	۴	ملک حبیب اللہ صاحب	۴	۴	ابن غلام صدیقی صاحب	چاک
۵۳	حافظ جان محمد صاحب	۴	ملک خدا بخش صاحب	۴	۴	میاں کرم الہی صاحب	عمر
۵۴	نصیر الدین صاحب	۸	مستری نیاز علی صاحب بھیرہ	عمر	۸	بلوچستان بوٹ ناؤس	چاک

۲۴	انصاف پوٹ ہاؤس گھرہ للغات	۲۴	قیمت تین عدد تقری جڑیاں	۲۴	مخدوم محمد امین صاحب چاند للغات
۲۴	خواجہ محمد صدیق صاحب دلی سے	۲۴	چندہ اراکین حزب انصاف ایکٹ	۲۴	خواجہ فضل الہی صاحب بھیرہ
۲۴	شیخ عبدالغنی صاحب کھلی علیہ	۲۴	فٹ	۲۴	قیمت کھال
۲۴	خواجہ خاں صاحب سرگڑ صاحب	۲۴	خدا بخش صاحب بھیرہ	۲۴	زیاہ صاحب علی پور
۲۴	مستری غلام محمد صاحب	۲۴	محمد صدیق صاحب پند داد خان	۲۴	معلوم الاسم
۲۴	مسلمان سرگڑ صاحب غلام	۲۴	فضل کریم صاحب ڈھڈیالہ	۲۴	میاں راجہ صاحب
۲۴	حکیم ڈاکٹر غلام جیلانی صاحب بھیرہ	۲۴	مستری فضل الہی صاحب بھیرہ	۲۴	ملک فضل الدین صاحب
۲۴	محمد الدین صاحب بھیرہ	۲۴	پیرانڈہ صاحب بھیرہ	۲۴	حاجی دوست محمد صاحب
۲۴	منشی محمد الدین صاحب بھیرہ	۲۴	حافظ فضل الہی صاحب بھیرہ	۲۴	مستری انور دتہ صاحب
۲۴	ارشد و تہذیب روز جمعہ	۲۴	خواجہ	۲۴	غلام قادر صاحب
۲۴	مستری محمد امین صاحب بھیرہ	۲۴	میاں امام بخش صاحب بھیرہ	۲۴	خواجہ عبدالرشید صاحب
۲۴	حاجی خواجہ محمد رحیم صاحب بھیرہ	۲۴	راجہ سیف علی صاحب	۲۴	محمد حیات صاحب بھیرہ
۲۴	منشی عبدالشکور صاحب	۲۴	حافظ جان محمد صاحب	۲۴	حافظ محمد بخش
۲۴	مخدوم محمد حسین صاحب	۲۴	منشی عبدالرشید صاحب	۲۴	فضل الہی صاحب
۲۴	چک مجاہد	۲۴	میاں محمد صاحب بھیرہ	۲۴	پیرانڈہ صاحب
۲۴	مستری فقیر محمد صاحب بدھو	۲۴	میاں غلام محی الدین صاحب	۲۴	حاجی محمد دین
۲۴	بذریہ مستری فضل الدین صاحب لاہور	۲۴	ملک خدا بخش صاحب	۲۴	مولوی محمد انور صاحب
۲۴	مولوی انواری صاحب کلکتہ	۲۴	فضل کریم صاحب بھیرہ	۲۴	مولوی محمد رفیع صاحب
۲۴	مولوی عزیز محمد صاحب شیر پور	۲۴	مولانا محمد الدین صاحب	۲۴	غفر الدین صاحب
۲۴	مسلمان ٹیکسلا	۲۴	رحم علی صاحب بھیرہ	۲۴	سلطان احمد صاحب
۲۴	عالی جناب خواجہ محمد نور صاحب لاہور	۲۴	میاں فضل کریم صاحب بھیرہ	۲۴	حاجی محمد امین صاحب
۲۴	لاہور	۲۴	حاجی فضل کریم	۲۴	صوفی محمد صاحب
۲۴	میاں محمد لطیف صاحب لاہور	۲۴	ارشد و تہذیب روز جمعہ	۲۴	مستری دوست محمد
۲۴	قیمت انگوٹھی طلائی	۲۴	مسلمان محلہ دروازہ چک والا بھیرہ	۲۴	محمد امین صاحب
۲۴	بذریہ حضرت مولانا نور احمد صاحب	۲۴	غلام مصطفیٰ صاحب سرور پور	۲۴	شیخ محمد اکبر صاحب
۲۴		۲۴		۲۴	محمد صدیق صاحب

.....
۱۵۰	فضل عظیم صاحب بھیرہ	۱۲	حافظ غلام محمد صاحب	۱۲	از صند و قیچہ بروز جمعہ
۱۵۰	چوہدری فضل احمد صاحب	۱۲	منشی سردار بخش صاحب	۱۲	نذر لیہ محمد حسین صاحب بھیرہ
۱۵۰	محمد حیات صاحب اراکین	۱۲	محمد حیات صاحب	۱۲	قیمت کھال
۱۵۰	میانی خورد	۱۲	حاجی فضل کریم صاحب	۱۲	خواجہ محمد امین صاحب
۱۵۰	منشی غلام رسول صاحب بھیرہ	۱۲	شیخ محمد نذیر صاحب	۱۲	نذر لیہ صند و قیچہ
۱۵۰	مسما عاشقہ بی بی صاحبہ	۱۲	شیخ علی محمد صاحب	۱۲	میزاب بی حاجی محمد سعید
۱۵۰	قیمت انگوٹھی نقدی	۱۲	منشی محمد الدین صاحب	۱۲	محمد شریف صاحبان دہلی
۱۵۰	خواب خواجہ محمد سعید	۱۲	امام بخش صاحب	۱۲	شیخ فضل حق صاحب
۱۵۰	صاحب مہنتہ بھیرہ	۱۲	عبدالرشید صاحب	۱۲	خواجہ محمد منظور صاحب لاہور
۱۵۰	سراج الدین صاحب کھل	۱۲	عبدالغفر صاحب	۱۲	منشی محمد الدین صاحب بھیرہ
۱۵۰	نذر لیہ حاجی افتخار احمد صاحب	۱۲	منشی مولا بخش صاحب	۱۲	سیاں غلام محمد الدین صاحب
۱۵۰	قیمت کھال	۱۲	غلام حبیب صاحب	۱۲	حافظ فضل الہی صاحب
۱۵۰	از صند و قیچہ بروز جمعہ	۱۲	غلام قادر صاحب	۱۲	سیاں امام بخش صاحب
۱۵۰	سیاں محمد عظیم صاحب بھیرہ	۱۲	مرزا صاحب ودھن	۱۲	ملک خدا بخش صاحب
۱۵۰	نذر لیہ صند و قیچہ	۱۲	اللہ دین صاحب میانی خورد	۱۲	محمد اعظم صاحب
۱۵۰	نذر لیہ محمد حسین صاحب	۱۲	معرفت خواجہ حاجی محمد سعید صاحب	۱۲	مستری محمد بخش صاحب
۱۵۰	قیمت کھال	۱۲	مہنتہ بھیرہ	۱۲	حاجی دوست محمد صاحب
۱۵۰	خواب مولوی محمد فاضل	۱۲	نذر لیہ حافظ نظام الدین صاحب بھیرہ	۱۲	سلطان احمد صاحب
۱۵۰	صاحب کوماٹ	۱۲	نذر لیہ محمد حسین صاحب بھیرہ	۱۲	مولوی محمد ازہر صاحب
۱۵۰	احمد بخش صاحب بھیرہ	۱۲	قیمت کھال	۱۲	مستری اللہ دتہ صاحب
۱۵۰	حاجی فضل کریم	۱۲	حکیم عبدالنصیر صاحب کانپور	۱۲	فضل الہی صاحب
۱۵۰	کرم الہی	۱۲	حافظ محمد ابراہیم صاحب دہلی	۱۲	حافظ جان محمد صاحب
۱۵۰	از صند و قیچہ بروز جمعہ	۱۲	مسلمانان دروازہ چک والا بھیرہ	۱۲	مولوی محمد الدین صاحب
۱۵۰	نذر لیہ حضرت مولانا طلوع صاحب	۱۲	خواجہ حاجی محمد عمر صاحب داندخان	۱۲	حاجی محمد الدین صاحب
۱۵۰	۱۲	۱۲	سیاں محمد امین و محمد صدیق صاحبان

گوشوارہ داخل مجلس مرکزیہ حزب الانصار بھیرہ از ماہ دسمبر ۱۹۳۴ء تا مئی ۱۹۳۵ء

نام ماہ	دارالعلوم عزیز	تبلیغ الاسلام	یتیم خانہ	چند ارکان	کتب خانہ	متفرقات	قرضہ حاصل کردہ	میزان
ماہ دسمبر ۳۴ء	۸۰-۱۴-۲	۰-۰-۰	۶۴-۳-۳	۶۶-۲-۰	۴-۰-۰	۴-۱۳-۰	۵۹-۷-۹	۲۷۹-۸-۳
جنوری ۳۵ء	۱۱۵-۷-۳	۳۴-۰-۰	۸-۰-۰	۱۷۰-۸-۶	۰-۰-۰	۲-۱۱-۳	۷۵-۵-۰	۴۰۶-۰-۰
فروری ۳۵ء	۵۴۲-۱۰-۰	۱۳-۱۴-۰	۵۱-۰-۰	۱۷۹-۰-۰	۰-۰-۰	۲-۱۳-۶	—	۷۸۷-۵-۶
مارچ ۳۵ء	۳۱-۲-۳	۸۰-۱۲-۰	۱۹-۱۴-۰	۷۴-۱۴-۰	۴-۰-۰	۲-۰-۰	—	۹۳۲-۱۰-۳
اپریل ۳۵ء	۸۴-۴-۶	۵۷-۰-۰	۴۱-۸-۰	۱۱۸-۴-۰	—	۲-۲-۹	۲۸-۶-۹	۳۵۱-۱۰-۰
مئی ۳۵ء	۶۲-۱۲-۳	۱۳۱-۰-۰	۴۶-۴-۰	۴۲-۲-۰	۲-۰-۰	۱-۱-۶	—	۲۸۵-۳-۹
میزان	۹۱۸/۲/۶	۱۰۳۶/۱۰/۰	۲۲۰/۱۳/۳	۶۴۷/۱۴/۶	۱۰/-/-	۱۵/۱۰/-	۱۸۳/۲/۶	۳۰۲۲/۵/۹

گوشوارہ مخارج مجلس مرکزیہ حزب الانصار بھیرہ بابت از ماہ دسمبر ۱۹۳۴ء تا مئی ۱۹۳۵ء

نام ماہ	دارالعلوم عزیز	تبلیغ الاسلام	یتیم خانہ	چند ارکان	کتب خانہ	متفرقات	قرضہ ادائیگی	میزان
ماہ دسمبر ۳۴ء	۱۲۶-۱۵-۹	۱۰۵-۷-۰	۱۹-۱-۹	—	—	۷-۱۵-۹	۰-۰-۰	۲۷۹-۸-۳
جنوری ۳۵ء	۱۷۷-۰-۰	۱۷۱-۱۱-۳	۲۲-۱۵-۹	—	۱۳-۰-۰	۲۱-۵-۰	—	۴۰۶-۰-۰
فروری ۳۵ء	۱۶۸-۰-۹	۱۸۳-۷-۹	۲۷-۴-۰	—	—	۸-۹-۳	۲۹۹-۱۵-۹	۷۸۷-۵-۶
مارچ ۳۵ء	۱۸۴-۴-۰	۷۰۲-۱۱-۹	۲۳-۰-۰	—	—	۳-۳-۹	۲۰-۶-۹	۹۳۲-۱۰-۳
اپریل ۳۵ء	۱۴۴-۷-۶	۱۶۸-۱۴-۳	۱۹-۲-۶	—	۵-۰-۰	۱۲-۱-۹	—	۳۵۱-۱۰-۰
مئی ۳۵ء	۱۲۷-۱۴-۳	۷۷-۴-۳	۲۱-۸-۹	—	۲-۷-۰	۹-۱۲-۳	۴۵-۳-۳	۲۸۵-۳-۹
میزان	۹۷۸-۱۰-۳	۱۷۹-۸-۳	۱۳۲-۰-۹	—	۲۱-۷-۰	۶۵-۱-۹	۴۶۵-۹-۹	۳۰۲۲-۵-۹

گزارش { دارالعلوم کے نگران کے مصارف اس پیشانی میں ہیں، علاوہ ازیں اس عرصہ میں حبیب الرحمن شمس السلام کے مصارف طباعت وغیرہ پر ۱۱-۳۶۹ روپے صرف ہوئے اور اس میں آمدن صرف ۶-۶-۲۰۵ روپے ہوئی مینجھ

کوئی ہے جو اللہ کے دین کی مدد کرے؟ **حزب انصار** دہا کا رہیہ دوائے چند!

(اللہ کے دین کے • مددگاروں کا گروہ)

(۱) آغاز کار جمادی الاول ۱۳۲۹ھ مطابق اکتوبر ۱۹۱۰ء کو نہایت بے مروت مافیہ کو عالم بیہ مقام جامع مسجد پورہ میں منعقد ہوئی عبادت کا قیام عمل میں آیا۔

(۲) تبلیغی کارنامہ آٹھ سال کے عرصہ میں بلعین و کاکرنوں نے لاکھوں انسانوں کو سپیام حق سے روشناس کیا۔ تقریباً ساٹھ ہزار کی تعداد میں تبلیغی لکچر حضرت تقی محمد کی گائیڈ عظیم الشان تبلیغی کانفرنس منعقد ہوئیں دیہاتی مرکزوں میں حزب انصار کے زیر اہتمام کم از کم چار سو جلسے منعقد ہوئے مخالفین کیساتھ سترو کامیاب مناظرے ہوئے ہزار مائدین نے راہ حق قبول کیا، اور کئی سو اشخاص دوبارہ اسلام میں داخل ہوئے، حزب انصار کے مبلغین نے اس عرصہ میں ۵۴ ہزار میل تبلیغی سفر کیا۔ ماننا شمس الاسلام کی شاندار اسلامی خدمات اظہر من الشمس ہیں۔

(۳) تعلیم الاسلام دارالعلوم غزنیہ اپنی شاخوں کیساتھ قائم کیا گیا صد با طالبان علوم دینی چشمہ سے انبک فیضیات پیکر ہیں امیر حزب انصار کی مساعی جلیلہ و سیانی اور کھپوڑہ میں بھی ملازمت عریضہ قائم ہوئے۔ قرآن مجید کے درس و ترجمہ کا خاص انتظام کیا گیا۔

(۴) یتیم خانہ یتیم و نادار و غلس بچوں کی ہر قسم کی تربیت کا انتظام کیا گیا۔

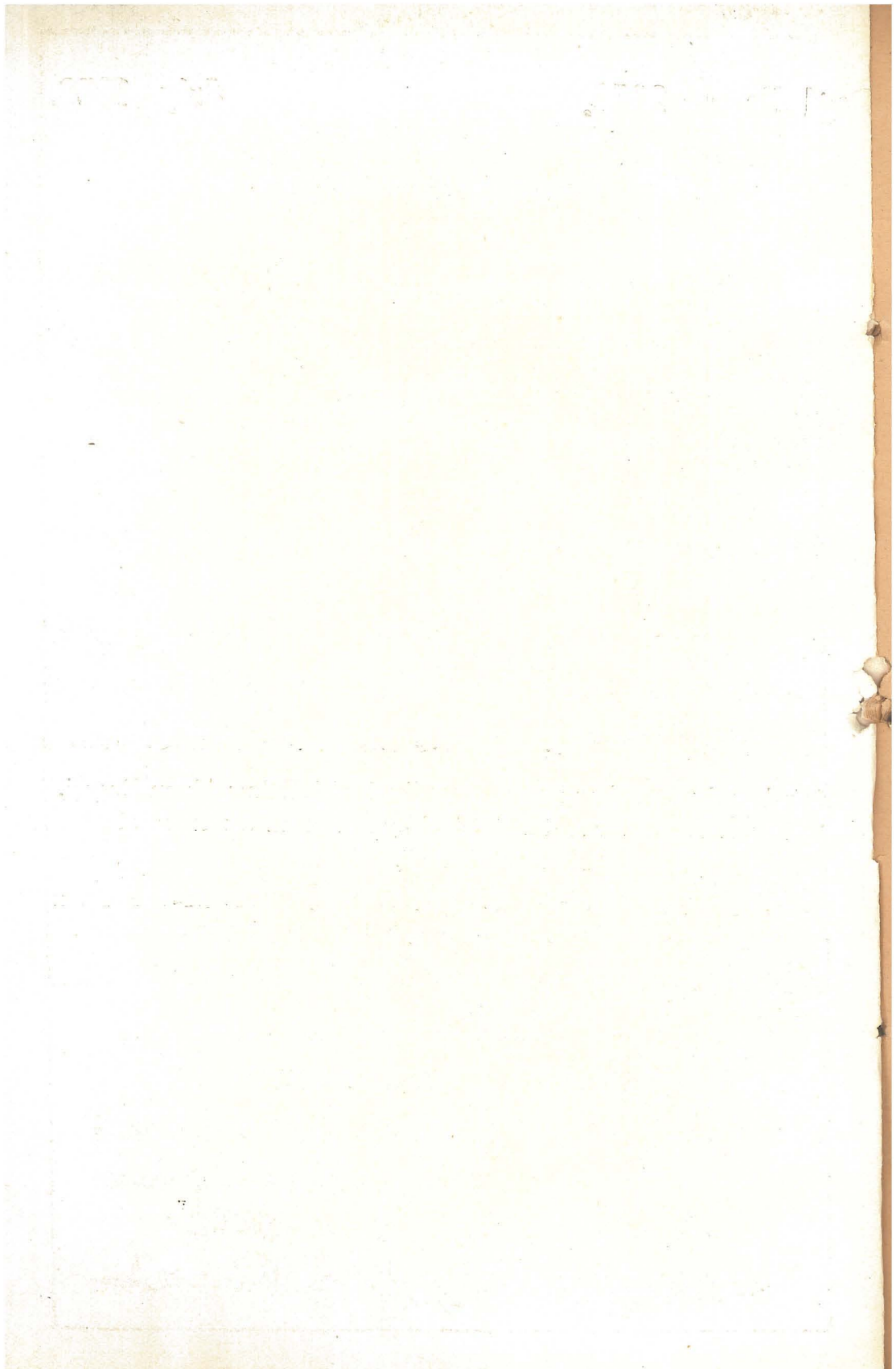
(۵) مرمت و تعمیر جامع مسجد کی عمارت جو ۱۲۹۰ء کے سیلابات سے مخدوش ہو چکی تھی، اسکی مرمت پر سپر سٹری مولانا ظہور احمد صاحب امیر حزب انصار و متولی مسجد نے کوئٹہ ہزار روپیہ صرف ہوا دارالعلوم کے طلباء کیلئے کئی ہزار روپیہ کے صرف سے دارالافتاء متیار کر دیا گیا۔

(۶) موجودہ حالت دارالعلوم کے جمیع شعبوں اور درجوں میں ڈیڑھ صد کے قریب طلباء تعلیم پا رہے ہیں پانچ قابل فاضل مدرس تعلیم دے رہے ہیں جریدہ شمس السلام کے منیر ایک نحر ذفر اور ایک لاگری اور تین مبلغین کے مصارف بھی حزب انصار کے ذمہ ہیں سندھ بنگال و کشمیر کی جاہل و مفلس آبادی کا ایمان خطر میں ہے۔ وہاں شیخ و مزاراتی مشن پیسے و زور سے کام کر رہے ہیں سزاؤں و کیڑوں سے متور و خواتین و فتنے میں موصول ہو چکی ہیں، مگر حزب انصار اپنی مالی کمزوریوں کیوجہ سے انبک کوئی موثر لائحہ عمل تجویز نہیں کر سکی۔

(۷) ماہانہ مصارف حزب انصار کے ماہانہ مصارف و سٹاپا پنچسور روپیہ کے قریب ہونے ہیں کوئی مستقل ذریعہ آمدن نہیں کوئی وقفہ نہیں محض خدا کے بھروسہ اور توکل پر سب کام جاری ہیں، میرے مسلمان بھائیو! کیا آپ کا..... فرض نہیں کہ اسلامی پودے کی آبیاری کریں، اپنی آمد کا ایک حصہ دینی خدمت کیلئے وقف کر کے آپ داریں میں سرخروئی حاصل کر سکتے ہیں شمس السلام کے خیر اندکیز حزب انصار کا تبلیغی دائرہ وسیع کر سکتے ہیں آپ کی زکوٰۃ اور صدقات غلے غلے نادار یتیم بچے عالم و فاضل اور مبلغ بن سکتے ہیں، حزب انصار کی موجودہ مالی حالت بھی نازک صورت اختیار کر چکی ہے اسکی امداد کیلئے جلدی مائع بڑھائیے ورنہ

ہم نے ملنا کہ تغافل نہ کرو گے لیکن خاک ہو جائینگے ہم تم کو خبر نہ ہوئے

خط و کتابت و توسیل در بنام ناظم مجلس مرکزیہ حزب انصار بھیرہ (پنجاب) ہونی چاہئے



Regd No. L. 2650.

July, 1938.



Printed at the Manohar Press, Sargodha by M. Zahur Aham Bugwi,
Editor & Printer and Published by him from the office of
"Shams-ul-Islam", Bhera.

